العظمة والكبرياء لک یا رب العالمین
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین



قرآنی سورتوں کا مختصر تعارف

مصنفہ

عائشہ صدیقہ

چیئرپرسن : البرھان انٹرنیشنل پاکستان
پرنسپل : البرھان ایجوکیشنل سسٹم



البرھان انٹرنیشنل پاکستان
البرھان ایجوکیشنل سسٹم
گلی 6 گوبند پورہ فیصل آباد

نام کتاب ...... قرآنی سورتوں کا مختصر تعارف

مرتبہ ...... عائشہ صدیقہ

تاریخ اشاعت ...... محرم الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اکتوبر 2015ء

بار ...... سوم

تعداد 1100

صفحات 96

ہدیہ 100روپے

کمپوزنگ ...... اقراء کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز، پریس مارکیٹ فیصل آباد

مطبع ...... الحسن پبلشرز C-57 ماڈل ٹاؤن فیصل آباد

041-2619072 - 2639940

انتساب

اپنے دادا جان فقیہہ عصر، قدوۃ السالکین حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے نام جن کے فیض گوہر بار کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب کی ترتیب کی سعادت عطا فرمائی۔

عائشہ صدیقہ



اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو شاہ خوباں تو جانِ جاناں ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا

وہ مشک و عنبر یا بوئے جنت نظر میں اس کی ہے بے حقیقت
ملا ہے جس کو ملا ہے جس نے پسینہ مُشک و گلاب تیرا

خُدا کی رحمت نے ڈال رکھے ہیں تُجھ پہ ستر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں جو اک بھی اُٹھتا حجاب تیرا

میں تیرے حسن و بیاں کے صدقے میں تیری میٹھی زباں کے صدقے
ہر رنگ خوشبو دلوں میں اُترا ہے کتنا دلکش خطاب تیرا

ہے تو بھی عائشہ عجیب انسان کہ روزِ محشر سے ہے ہراساں
ارے تو جن کی ہے نعت پڑھتی وہی تو لیں گے حساب تیرا

تو شاہِ خوباں تو جان جاناں ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا
نہ بن سکا ہے نہ بن سکے گی مثال تیری جواب تیرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مصنّفہ

اے عالمِ نجوم و جواھر کے کردگار
مجھ کو بھی گرہِ شام و سحر کھولنا سکھا
پلکوں پہ میں بھی چاند ستارے سجا سکوں
میزانِ خس میں مجھے وہ گوہر تولنا سکھا
اب زہر ذائقے ہیں زبانِ حروف کے
تو ربِّ نطق و لب ہے مجھے بولنا سکھا



صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

سُورۃ الفاتحہ

یہ وہ مختصر لیکن حقائق اور معانی سے لبریز، دل نشین و دِل آویز جلیل القدر سُورۃ ہے، جس نے تاریخ انسانی کا رُخ موڑ دیا، جس نے فکر ونظر میں انقلاب پیدا کردیا، جس نے قلب ورُوح کوایک نئی زندگی بخش دی۔ اس پاک سورۃ کی گوناں گوں برکات کو کیونکر قلمبند کیا جا سکتا ہے۔ وہ متعدد نام جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کو یاد فرمایا حقیقت شناس نگاہوں کو ان فیوض و برکات سے آشنا کردیں گے جو اس میں بڑی خوبصورتی سے سمودیے گئے ہیں ان ناموں سے چند یہ ہیں:

- **الفاتحۃ:** رحمت وحکمت کے خزانے کھولنے والی
- **فاتحہ الکتاب:** قرآن حکیم کے سربستہ رازوں کی کلید
- **اُمّ القرآن:** حقائقِ قرآنی کا ماخذ ومنبع
- **السّبع المثانی:** باربار دہرائی جانے والی سات آیتیں
- **الشّفآء:** جسمانی اور روحانی بیماریوں کا تریاق (علاج)

مختصر تعارف

یہ سورۃ پاک مکۃ المکرمہ میں نازل ہوئی اس کا ایک رکوع سات آیات، الفاظ کی تعداد ۲۵، حروف کی تعداد ۱۲۳ ہے۔

مکّی اور مدنی سُورتوں میں فرق

اہل مکہ مشرک و بُت پرست تھے۔ وحی، نبوت، قیامت وغیرہ کا کوئی تصور ان کے ذہن میں نہ تھا۔ قتل وغارت اور لوٹ مار میں وہ فخر اور لذت محسوس کرتے

تھے۔ اس لئے جو سورتیں نازل ہوئیں ان میں انہیں عقائد باطلہ اور اعمالِ فاسدہ کی اصلاح پیش نظر تھی۔ اس لئے مکی سورتوں میں زیادہ توحید کے بارے میں بھی بیان ہوا اور اصلاح عقیدہ بھی کی گئی۔

یثرب کے اصل باشندے گو انصار تھے لیکن قوت و اقتدار حکومت یہود کے ہاتھ میں تھا اور انصار مذہبی اور ذہنی طور پر یہود سے بہت متاثر تھے۔ یہود کیونکہ اہل کتاب تھے اس لئے وحی، رسالت، قیامت، جنت، دوزخ وغیرہ پر ان کا ایمان تھا لیکن بد قسمتی سے وہ اپنی قومی برتری کے نشے میں اس قدر مست تھے کہ یہ تصوّر بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ان کے علاوہ نبوت کسی اور کو بھی عطا ہو سکتی ہے۔ عملی اعتبار سے ان کی پستی کی یہ حالت تھی کہ معمولی سے دنیاوی فائدے کے لئے تورات کی واضح آیات میں ردو بدل کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کرتے تھے۔

یہ حالات تھے جب آقا علیہ السلام نے مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا اور یہود و نصارٰی کو اسلام کی دعوت دی تو یہود تلملا اُٹھے، کہاں ان کی حکومت اور خود بینی، اور کہاں ایک نئے رسول کی اطاعت۔ یہود کیسے اس دعوت کو قبول کر لیتے، ان کے سامنے تو رکاوٹوں کے کئی پہاڑ تھے۔ اب قرآن کا کام یہ تھا کہ ان تمام رکاوٹوں کو دور کر دے اور ان فلک بوس چوٹیوں کو پیوندِ خاک۔ اس لئے مدینہ طیبہ میں جو سورتیں نازل ہوئیں اس کے کئی رکوع یہود کی اصلاح کے لئے وقف ہیں۔ اس وجہ سے مدنی سورتوں میں زیادہ تر اخلاقیات اور معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کرنے پہ زور دیا گیا۔ حقوق العباد پر زور دیا گیا۔ قانون، آئین اور سیاست کے بیشتر قواعد وضوبط بیان کئے گئے کیونکہ انصار کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا اور مکہ سے بھی ہجرت کے بعد اسلام متفرق اور منتشر افراد کا مذہب نہیں رہا تھا بلکہ ایک جماعت اور ایک قوم کا دین بن گیا تھا۔ قوم بھی ایسی جس میں ترقی اور برتری کی بے پناہ صلاحیتیں بیدار ہو رہی تھیں۔ اب اس بات کی ضرورت

تھی کہ ان کی ایسی تربیت کی جائے کہ کثرت وحدت میں کھو جائے اور کوئی گوشہ ایسا نہ رہے جس میں بد نظمی اپنے قدم جما سکے۔

اور ایک چیز کا ذکر بھی اِس سُورت میں کیا گیا کہ مکی زندگی میں تو مسلمانوں کو کفار کے ظلم و ستم سہہ کر خاموش رہنے کا حکم تھا لیکن مدینہ منورہ میں جب مسلمان اکٹھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار سے ٹکر لینے کی اجازت دے دی اور یہ بھی بتا دیا کہ اپنی بے کسی اور بے بسی سے مت گھبرانا فتحیاب وہ ہی ہوتا ہے جس کے شامل حال میری تائید و نصرت ہوتی ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم ہی غالب آؤ گے کیونکہ تم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطیع ہو اور آخر میں قبلہ کا تعین بھی فرما دیا تا کہ ملت ِ اسلامیہ کی توجیہات کا مرکز بھی ایک ہی ہو جائے اور ان کی عبادتیں انتشار کا شکار ہو کر اپنا ظاہری حُسن نہ کھو دیں۔

□ ......قرآن کریم کی عظمت وشان کے بیان سے سورۃ البقرہ کی ابتداء کی گئی ہے کہ یہ کتاب قرآن جسے تم رات دن پڑھتے ہو یہ کتاب تمام شکوک و شبہات سے بالاتر ہے اور باعثِ شفا و رحمت ہے۔

□ ......اس کتاب کو پڑھتے وقت ادب کو ملحوظِ خاطر رکھو۔ خاموشی و ادب سے قرآن کی محافل سجاؤ اور قرآن پڑھتے وقت دنیا و مافیہا سے تمام رابطہ منقطع ہو جانا چاہیے۔ باوضو اور قبلہ کے طرف منہ کر کے اس کی تلاوت کرو گے تو صد ہا رحمتوں سے مالا مال ہو جاؤ گے اور اگر بے ادبی کرو گے مثلاً بغیر وضو اور باتوں اور قہقہوں میں قرآن پڑھو گے تو برباد کر دیئے جاؤ گے۔ قرآن کریم تمام آداب بجالاتے ہوئے پڑھو اور سمجھو ایک ادب یہ بھی ہے کہ ترتیل کے ساتھ اور تلفظ کی ادائیگی سے قرآن پڑھو۔ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل میں سجا کر قرآن پڑھو گے تو جلوۂ محبوب سے فیضیاب ہو جاؤ گے۔

□ ...... پاک صاف جگہ منتخب کرو تا کہ رحمتِ خداوندی کے بادل برسیں اور ربّ کریم

کے پسندیدہ بندوں میں تمہارا شمار ہو جائے۔قرآن کریم میں ہی ارشاد ربانی ہے:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴿۱۰۸﴾ (سورۃ التوبہ:۱۰۸)

”اللہ پاک صاف لوگوں کو خوب پسند کرتا ہے۔“

خود بھی پاک رہو اور جگہ بھی پاک وصاف رکھو کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے۔

□...... قرآن کریم کی تلاوت صبح کی ابتداء کرتے وقت کروتو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ سے تلاوت کرو اور اگر درمیان میں ضروری بات کرنا پڑ جائے تو دوبارہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ سے قرآن پڑھو اور آخر میں صدق اللہ تعالیٰ وبلغ رسول اللہ ﷺ پڑھو۔

□...... نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو قرآن خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

□...... حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے جسم میں ہر وقت درد کی شکایت کی تو فرمایا آپ ﷺ نے تین بار بسم اللہ شریف پڑھا کرو ہاتھ رکھ کر۔

□...... نیز فرمایا سات بار یہ جملہ وہاں ہاتھ رکھ کر کہو:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔

□......سورۃ الفاتحہ کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے کیا تا کہ سالک جب راہِ طلب میں قدم رکھے تو اپنے رب کی حمد کرے جس نے اسے اس راہِ حق پر گامزن ہونے کی توفیق بخشی اور منزلِ مقصود کی لگن اس کے دل میں پیدا کی۔

میری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اُٹھتے نہیں اُٹھائے جاتے ہیں

□......اس سورۃ میں دعا بھی ہے کہ جس کے سامنے دامن طلب پھیلا رہا ہے، اس کی بخشش بے انداز اور اس کی عنایات جہاں پرور کا اعتراف ہے۔

□...... رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ...... رَب مصدر ہے اس کا معنی ہے تربیت کرنا یا کسی چیز کو اس کی ازلی استعدادی وفطرتی صلاحیت کے مطابق آہستہ آہستہ مرتبہ کمال تک پہنچانا۔

□...... عالمین عالم کی جمع ہے ماخوذ علم بھی علامت ونشانی سے کیونکہ ہر چیز اپنے پیدا کرنے والے کا پتہ دیتی ہے، نیز اس میں لطیف نکتہ ہے کہ اسلام کا خدا تعالیٰ کسی خاص قوم،نسل اور وطن کا خدا نہیں بلکہ اس کی ربوبیت کا رشتہ کائنات کی ہر شے کے ساتھ یکساں ہے، اسی لئے اس کا لطف وکرم سب پر یکساں برستا ہے۔

□...... مٰلِكِ...... مالک کہتے ہیں اس ہستی کو اپنے ملک میں جو چاہے کر سکے اس لفظ سے تمام عقائد باطلہ کی تردید ہوگئی جن میں ہندوستان سے مشرک اور کئی دوسری قومیں مبتلا تھیں، یعنی خدا ہر مجرم کو سزا دینے پر مجبور ہے اسے معاف کرنے کا اختیار ہرگز نہیں۔ قرآن نے فرمایا کہ وہ مالک ومختار ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔

□...... يَوْمِ الدِّيْنِ...... دین کا معنی ہے حساب وجزا اور یہ ثواب وجزا ابلاوجہ نہیں بلکہ انسان کے اعمال کا طبعی ثمر ہے۔ قیامت کے دن انصاف کی ترازو میں چھوٹا بڑا عمل تولا جائے گا۔

□......عبادت کیا ہے؟ اس کا معنی لغت وتفسیر کی ساری کتب میں حد درجہ کی عاجزی و انکساری کیا گیا ہے اور نماز ساری ہی عاجزی وانکساری سے لبریز ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ عابد واحد ہے لیکن صیغہ جمع کا استعمال ہو رہا ہے۔اس میں نکتہ یہ ہے کہ اپنی ناقص عبادت کو مقربین بارگاہِ الٰہی کی اخلاص میں ڈوبی عبادت کے ساتھ پیش کرے تا کہ ان کی برکت سے اس کی عبادت کو بھی شرف پذیرائی مل جائے۔

اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ: جیسے عبادت صرف تیری ہی کرتے ہیں ویسے صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں نستعین اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسباب سے قطع نظر کر لی جائے۔ بیمار ہوئے تو علاج سے کنارہ کش، تلاش رزق کے لئے وسائل معاش سے دست بردار، اس

طریقہ کار سے اسلام اور توحید کو کوئی سروکار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہی اسباب پیدا کئے ہیں اور ان میں تاثیر رکھی ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا الدعآء یرد القضاء ''دعا تقدیر بدل دیتی ہے'' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کی نیازمندانہ التجاؤں کو ضرور قبول فرمائے گا۔

چنانچہ حدیثِ قدسی ہے جسے امام بخاری اور دیگر محدثین نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں سے دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔

اس لئے محبوبانِ خدا سے دعا کی التماس خاص کر نبی اکرم ﷺ سے اور مشکل کے حل کیلئے التجا کرنا عین اسلام اور عین توحید ہے۔اس حقیقت کو تو شاہ عبدالعزیز نے نہایت بسط کے ساتھ اپنی تفسیر میں رقم کیا ہے۔

□......اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد حقیقتاً اللہ تعالیٰ سے ہی مدد ہے اور یہ پاکانِ اُمت کا طریقہ رہا ہے۔

□......حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جناب رسالت مآب ﷺ میں عرض گزار ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے پناہ دینے والے ہیں، جب مصیبتیں ٹوٹ پڑیں، بعد دل میں اپنے بے رحم پنجے گاڑ دیں۔

□...... بانی دارالعلوم دیوبند عرض کرتے ہیں کہ

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامئ کار

□......اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ......ہدایت کا معنی ہے کسی کو منزل مقصود تک پہنچا دینا۔اس مقام پر مومن صرف اپنے لئے ہدایت طلب نہیں کرتا بلکہ تمام اُمت کے لئے ہدایت کی دعا کرتا ہے تا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی تفسیر ہو سکے۔

□......صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ......انعام یافتہ نبی، صدیق اور شہید ہیں اور یہ تمام جماعت اہلسنت کے ہی ہیں۔

□......غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ......سے مراد جمہور کے نزدیک یہودی اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ سے مراد عیسائی ہیں۔

آمین

آخر میں آمین کا مطلب ہے کہ مولیٰ دعا قبول فرما۔

آخر میں آمین ضرور کہو۔

قرآن کریم کی کافی سورتیں طویل ہیں جن کی پوری تفسیر تحریر کرنے سے طوالت کا اندیشہ تھا اس لئے بہت سی سورتوں جیسے سورۃ آل عمران، سورۃ النساء، وغیرہ وغیرہ جن میں سورہ بقرہ کافی طویل ہے اس لئے اس سورہ میں سے خاص آیات جن میں اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ کے آداب سکھائے ہیں ان آیات کی مختصر مختصر تفسیر تحریر کی جارہی ہے تا کہ وہ افراد مختصر تحریر کی گئی تفسیر سے استفادہ کرسکیں جو طویل تفسیر پڑھنے سے گھبراتے ہیں یا ٹائم نہیں نکال پاتے۔

چند خواہش رکھنے والی خواتین کے اصرار پر قرآن کریم کی سورتوں کی مختصر تفسیر کی ہے اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے قبول فرمائے۔ اس ترجمہ وتفسیر سے استفادہ کرنے والوں سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں غلطی دیکھیں اسے میری نااہل اور کم علمی کا نتیجہ سمجھیں اور جو بات اثر کرے اور سرور آئے تو اُسے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر منحصر کریں۔

دعا بھی فرمائیں کہ قادر مطلق اس کتاب کو میرے مرشد پاک والدین، خاوند، بچوں اور میرے لئے رحمت وبخشش اور اپنی رضا کا وسیلہ بنائے۔آمین



تعارف سورۃ البقرہ

مدنی ہے ۲۸٦ آیات اور ۴۰ رکوع ہیں نبی اکرم ﷺ کے ہجرت فرمانے کے بعد یہ سورۃ نازل ہوئی۔ سورۃ بقرہ میں آیت نمبر ۱۰۴ توجہ طلب ہے۔ جس میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیم کا درس دیا گیا ہے۔

تعظیم نبی ﷺ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ (پارہ ۱ سورۃ البقرۃ:۱۰۴)

"اے اہل ایمان حضور نبی اکرم ﷺ سے گفتگو کرتے ہوئے یوں کبھی مت کہنا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہماری رعایت کریں بلکہ یوں کہا کرو اے حبیب خدا ﷺ ہم پر نگاہِ کرم ڈالئے پھر حضور ﷺ جو کچھ فرمائیں اُسے خوب توجہ سے سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

اِس آیت میں اللہ کریم نے اپنے محبوب علیہ السلام کی عزت وتعظیم کرنے کا حکم دیا اور ایسے لفظ کا استعمال بھی ممنوع فرما دیا جس میں گستاخی کا شائبہ تک بھی ہو۔ فرمایا اُنْظُرْنَا کہا کرو اور رَاعِنَا نہ کہو۔

□ ...... اس بات میں کوئی شک نہیں کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں لعنت کردی ہے اور ان کے لئے رسواکن عذاب بھی تیار کردیا ہے۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اِس کے بدن سے نکال دو

مولانا ظفر علی خان یوں گویا ہوئے:

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

□ ...... یہودی ابورافع گستاخی کرتا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمادیا۔

□ ...... بدبخت ولید بن مغیرہ نے آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے قرآن میں نو۹ عیب گنوائے۔

□ ...... نبی اکرم ﷺ کے گستاخوں بدبختوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی معافی کی گنجائش نہیں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے ان کے لئے ایک جیسا ہے تم ان کے لئے معافی چاہو یا نہ چاہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (سورۃ المنافقون:۵،٦)

□ ...... سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے آقا علیہ السلام نے فرمایا جو بندہ انبیاء کو گالی دے اسے قتل کردیا جائے جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں۔ (الشفاء ج۲)

□ ...... الاشیاء والنظائر میں ہے کافر کی توبہ قبول ہوسکتی ہے لیکن گستاخِ رسول کی توبہ قبول نہیں۔

□ ...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے گستاخِ رسول کو حدِّ قذف (۸۰ کوڑے) لگانے کا حکم دیا ہے۔



سورۃ بقرہ میں ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ (پارہ ۲ رکوع ۳ سورۃ البقرۃ:۱۵۴)

"اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر اُس کی راہ میں مارے جائیں مت کہئے کہ وہ مردہ ہیں وہ یقیناً زندہ ہیں لیکن تمہیں اِس بات کا شعور نہیں ہے۔"

□...... جب میدانِ بدر میں کئی شہید ہو گئے تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ فلاں مر گیا فلاں مر گیا وہ اپنی زندگی کی لذتوں سے محروم ہو گیا۔ غیرتِ الٰہی اس کو برداشت نہ کر سکی کہ جن لوگوں نے اس کے دین کی سربلندی کیلئے جانیں قربان کیں انہیں مردہ کہہ کے بلایا جائے۔ اس لئے یہ آیت نازل فرما کر راہِ خدا میں جان دینے والوں کو مُردہ کہنے سے سختی سے روک دیا۔ شہداء کی زندگی کس قسم کی ہے؟ اس پر گفتگو کرتے ہوئے صاحبِ روح المعانی تشریح کرتے ہیں کہ

"شہداء کی زندگی روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی زندگی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو جسموں کی قوت دیتا ہے وہ زمین و آسمان و جنت جہاں چاہے جاتے ہیں، جنت کی سیر کرتے ہیں، رزق و پھل کھاتے ہیں۔" (تفسیر المظہری)

□...... جب شہداء کی زندگیوں کا یہ حال ہے تو انبیاء اور صدیقین اُمت جو شہیدوں سے مرتبہ و شان میں یقیناً بڑھ کر ہیں تو ان کی زندگی میں کیوں کر شک کیا جاسکتا ہے۔ اسی زندگی کی وجہ سے ان کے خاکی جسم بھی صحیح وسلامت رہتے ہیں۔

□...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا کہ جنگ اُحد کے چھیالیس سال بعد حضرت عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قبر سیلاب کی وجہ سے کھل گئی تو ان کے جسم مبارک ایسے تروتازہ وشاداب تھے جیسے کل دفن کیا گیا ہو۔

□...... اس بیسویں صدی کا واقعہ ہے کہ جب دریائے دجلہ کا پانی حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ اور دوسرے شہداء کے قریب پہنچ گیا تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد جسم صحیح وسلامت پائے گئے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ (سورۃ آل عمران، ۳۱)

"یا رسول اللہ ﷺ آپ ارشاد فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمتوں والا ہے۔"

"اس آیت میں حقیقت ایمان بیان کی گئی ہے۔



محبت رسول ﷺ ہی اصل ایمان ہے

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا مرتبہ و مقام اس دنیا میں انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے زیادہ کیوں ہے۔ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں میری محبت سب سے زیادہ ہے۔

□ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی آیت کے عین مطابق اپنی جان، اپنی اولاد اپنا مال غرضیکہ سب کچھ قربان کر دیا۔

□ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ ایمان لاتے ہیں آپ کا آقا ظلم کرتا ہے گرم ریت پر لٹا کر ہاتھوں میں میخیں گاڑ دیتا ہے۔ دھکتے ہوئے کوئلوں پر لٹاتا ہے۔ لیکن زبان مبارک سے احد احد کے الفاظ نکلنے بند نہیں ہوتے۔

نبی ﷺ جب معراج سے واپس تشریف لائے تو فرمایا بلال کیا عمل کرتے ہو۔ معراج کی رات تیرے قدموں کی آواز میں نے اپنے آگے سنی عرض کیا اور تو کوئی عمل قابل ذکر نہیں سوائے اس کے کہ آپ کی محبت میرے دل میں ہے۔

□ جنت میں حوروں کی سردار عرض کرتی ہے آقا میرے لئے آپ کا کونسا امتی ہو گا آپ نے فرمایا میرا بلال میرا سردار ہو گا۔

□ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد حضرت بلال شام چلے گئے کہ اس شہر میں اب دل نہیں لگے گا، اس شہر میں اب کیسا رہنا۔ نبی ﷺ خواب میں تشریف لائے فرمایا بلال میرے بعد میرا مدینہ کیوں چھوڑ آئے ہو کیا ہم سے ملنے نہیں آؤ گے؟ بلال (رضی اللہ عنہ) نے اتنا سنا تو ملک شام کی در و دیوار کو چیرتے ہوئے مدینہ جا پہنچے کیونکہ سرکار نے بلایا تھا اور بعد از وصال آپ کا بلانا آپ

کی حیات مبارکہ میں بلانے کی طرح ہی ہے۔ جیسے بعد از وصال آپ کا ادب و احترام آپ کی حیات مبارکہ کی طرح ہی کئے جانے کا حکم ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا یہ حکم **لا ترفعوا اصوا تکم فوق صوت النبی** صرف آپ ﷺ کی حیات مبارکہ تک ہی محدود نہیں بلکہ بعد از وصال بھی آپ کی بارگاہ میں اونچی آواز میں بات کرنے سے سختی سے منع فرمایا گیا۔

□ ملک روم کا ایک قاصد مدینہ شریف میں حاضرِ خدمت ہوا دیکھا کہ آپ وضو فرما رہے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہیں۔ وضو کے قطرے زمین پر نہیں گرتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لوٹ لوٹ کر کپڑوں اور چیزوں پر ملتے ہیں۔ جب بات کرتے ہیں تو آپ کے ساتھی یوں بیٹھتے ہیں جیسا کہ سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، واپس آ کر کہنے لگا سنو! تم محمد ﷺ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

یہ ادب اور محبت تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں بال اس قدر دراز تھے کہ جب وہ بیٹھتے اور ان بالوں کو چھوڑ دیتے زمین تک پہنچتے لوگوں کے پوچھنے پر بتایا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دست مبارک میرے ان بالوں پر لگا تھا اس لئے میں نے تبرکاً ان کو چھوڑ دیا ہے۔ واضح رہے کہ محبت رسول اور تعظیم و تکریم ﷺ کا یہ انداز صرف آپ کی ظاہری زندگی اور بنفس نفیس موجود ہونے کے ساتھ خاص نہ تھا بلکہ قسطلانی کے الفاظ میں آپ کے وصال کے بعد اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم جب کبھی آپ کا ذکر کرتے تو عنایت تعظیم میں ان کے جسم جھک جاتے جسموں پر کپکپی طاری ہو جاتی اور بے ساختہ رونے لگ جاتے۔

ایک مرتبہ عمر رسیدہ صحابی سے پوچھا أنت اکبر أم رسول ﷺ حضرت عثمان بن عفان کا یہ سوال عمر کے متعلق تھا اس کے باوجود انہوں نے ایمان افروز جواب دیا جو تعظیم رسول کا شاہکار ہے۔

کہنے لگے رسول اللہ اکبر منی وانا اقدم منہ

رسول اللہ ﷺ بڑے تو آپ ہی ہیں لیکن میں آپ سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔

□ آپ کا دراز گوش تھا جس کو بلانا ہوتا آپ حکم دیتے وہ اُس صحابی کے دروازے پر جا کر اپنا سر مارتا۔ جب آپ کا وصال مبارک ہوا تو اس نے کنوئیں میں اپنے آپ کو گرا کر ختم کر دیا۔

□ مسجد نبوی میں کھجور کا خشک تنا سرکار علیہ السلام کی محبت میں بچوں کی طرح بلک بلک کر رو پڑا۔

□ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں عرض کیا قیامت کب آئے گی؟ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے۔ (رواۃ الترمذی)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

انصار میں ایک شخص غمگین بارگاہ رسول میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا کس بات کا غم کھا رہا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آج جب طبیعت اداس ہوتی ہے آپ کے دیدار سے اپنی پیاس بجھا لیتے ہیں کل بعد ازاہ وصال آپ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوں گے ہم آپ کی زیارت سے محروم ہو جائیں گے دیدار کی پیاس بجھانے کہاں جائیں گے؟ اس وقت جبرائیل یہ آیت مبارکہ لے کر نازل ہوئے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ (سورۃ النساء: ۶۹)

"جو اللہ و رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے احسان فرمایا ان کا ساتھ نبیوں

صدیقوں شہداء نیک بندوں کے ساتھ ہوگا اور کیا ہی اچھا ساتھ ہے۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

□ نبی مکرم ﷺ نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص مجھ سے محبت رکھے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

(الشفاء شریف)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ حلاوت ایمان سے بہرہ ور ہوگا۔

(۱) اللہ اور اس کا رسول اُس کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

(۲) اگر کسی سے محبت ہو تو صرف اللہ و رسول کے لئے ہو۔

(۳) کفر پر رجوع کرنا ایسا ناپسند کرے جس طرح آگ میں جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

□ حضرت امام بخاری حضرت عبداللہ بن ہشام سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دن سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے رکھا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان جو میری جان ہے۔ اس کے علاوہ آپ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر ایسی بات ہے تو قسم ہے اس ذات کی جس

نے آپ کو ہدایت و کتاب دے کر مبعوث فرمایا" میں آپ سے
اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبت رکھتا ہوں:

تو سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر اب تمہارا ایمان مکمل ہوا۔

(کتاب الشفاء جلد دوم)

۴ھ میں آپ ﷺ نے سات افراد پر مشتمل صحابہ کی ایک جماعت کو قبیلہ بنولحیان کے لوگوں کے ساتھ بھیجا تا کہ اس قبیلہ کے لوگوں کو تعلیم دیں۔

۸ء میں غزوہ حسنین سے واپسی پر مقام جعرانہ میں ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا جو انصار مدینہ کے لئے باعث فخر وشرف تھا اور رہے گا کہ آپ نے مال غنیمت مولفۃ القلوب یعنی جن کی دلداری مقصود تھی اسلام پر جمانا مقصود تھا انہیں دے دیا۔ انصار مدینہ کو اس عطاء سے محروم فرمایا اور فرمایا اے انصار کی جماعت کیا تم یہ بات پسند نہیں کرو گے کہ لوگ بھیڑ بکریاں لے جائیں اور تم اپنے ہمراہ رسول اللہ کو لے جاؤ اتنا سنا تھا کہ سب انصار کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور کہنے لگے ہم اس تقسیم پر نازاں و فرحاں ہیں۔

مثال بے مثال ہے کمال لازوالی ہے
مؤخات و مروت میں آپ کے انصار کی باتیں

زیارت روضہ انور ﷺ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

(سورۃ النساء ۶۴)

"اور ان لوگوں نے جب بھی اپنے آپ پر زیادتیاں کیں اگر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں اور اُن

کے لئے رسول اللہ ﷺ بخشش طلب کریں تو لازماً یہی دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی کرم فرمانے والا بڑا ہی رحمتوں والا ہے۔"

حدیث پاک:

"جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ جو خالص میری زیارت کے لئے آیا اور میری زیارت کے سوا اور کسی غرض کے لئے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کرو۔ جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو یہ ایسا ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت سے مشرف ہوا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جو تمام بستیوں پر غالب آجائے گی۔ لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ تو مدینہ ہے۔ لوگوں کو گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کو صاف کرتی ہے۔"

آپ نے ارشاد فرمایا:

"جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے تو وہ مدینہ میں ہی مرے کیونکہ جو شخص مدینے میں مرے گا میں اس کی پہلے شفاعت فرماؤں گا۔"

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی زیارت کے لئے بے قرار ہوتا تو پیاسی اور اداس آنکھوں کو تازگی بخشنے کے لئے اپنے محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا۔ طلعت زیبا کی ایک ہی جھلک سے اقرار وسکون بخش دیتی اور وہ حیات تازہ لے کر دوسری ملاقات

تک کے لئے روانہ ہو جاتا۔ یہی ان عاشقان صحابہ کا دستور تھا اور یہی ان کی لازوال محبت کی ریت تھی۔ بعد میں آنے والے بادہ عشق کے متوالوں کے لئے یہ قرار بخش اور حیات افروز سہولت ممکن نہ تھی۔ پیکر رحمت ﷺ کی شانِ دلنوازی اور بندہ پروری سے بعید تھا کہ زمانہ مابعد کے اہل عشق اور وفا شعار ارباب محبت کو اس نعمت عظمیٰ سے حسی یا معنوی طور پر اپنے جذب وشوق کے مطابق حصہ حاصل کرنے سے محروم رکھا جاتا۔ چنانچہ تسکین قلب وروح کے متلاشیوں کے لئے یہ بہت راحت افزا خوشخبری سنا دی کہ۔

من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی۔

(شفادوالسقام ۳۲)

ایک اور روایت میں ہے:

”یعنی جس نے میرے وصال فرمانے کے بعد بھی میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی یہ واضح اشارہ تھا کہ بے قرار ومضطرب اور سکون وقرار سے محروم غلط راہوں پر بھٹکی ہوئی روحوں کو یہاں آکر ویسے ہی سکون وقرار نصیب ہوگا جو آپ کی حیات ظاہری میں حاضر ہونے والوں کو حاصل ہوتا رہا ہے۔ انہیں تسکین بھی نصیب ہوگی اور لذت دیدار کی دولت بھی۔“

(شفاء القام ۳۵،)

نبی پاک ﷺ نے اپنے عاشقوں کا ذوق تیز تر کرنے کے لئے زیارت کا اس طرح شوق دلایا کہ جو خالص زیارت اور روضہ اقدس پر حاضری کی نیت سے آئے گا اسے دنیا وآخرت کی بے شمار عزتیں نصیب ہوں گی ہم اس کی شفاعت کریں گے۔ اس کے حق میں شہادت دیں گے اور وہ قیامت کے روز ہر قسم کے خوف وخطر سے بالاتر

اس طرح ہمارے دامان کرم کے نیچے ہوگا کہ اسے کوئی فکر نہیں ہوگی۔

من زار قبری وجبت له شفاعتی (شفا السقام

دوسری روایت میں ہے:

حلت له شفاعتی

”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگی۔“

”جس نے ثواب کی نیت سے مدینے میں میری زیارت کی میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور شہادت دوں گا۔“

”جس نے قصداً اور نیت کر کے میری زیارت کی وہ قیامت کے روز میری پناہ میں ہوگا۔“

دُعا کے ثمرات

پارہ ۲ رکوع ۷ سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۶ میں دعا کے بارے میں ذکر کیا گیا، کتنی پیاری آیت ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ (سورۃ البقرہ:۱۸۶)

''اے میرے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میرے بندے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر میرے بارے میں سوال کریں تو میں وہیں پاس ہی موجود ہوں، کوئی آواز دینے والا جب مجھے آواز دیتا ہے تو میں اُس کی پکار کو قبول کرتا ہوں سو انہیں چاہئے کہ میری بات کو مان لیں اور مجھ پر پختہ ایمان رکھیں تا کہ وہ صحیح منزل کی رہنمائی حاصل کر سکیں۔''

□ بلاؤں اور مصیبتوں کے طوفانوں میں گردابِ ہلاکت میں گھرے ہوئے پریشان انسان کے لئے ان چند لفظوں میں اطمینان وسکون کا روح پرور پیغام ہے۔غور فرمایئے فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ کے دو لفظوں میں راحت واطمینان کی ایک دنیا سمیٹ کر رکھ دی گئی ہے۔کیسی فصلِ بہار کی نسیم سحر میں، کسی اَبر حیات کے حیات بخشش قطروں میں وہ اثر کہاں جو اثر ان دو لفظوں میں ہے۔ دکھ درد کا مارا جب یہ سنتا ہے کہ میرا خالق مجھ سے دور نہیں الگ نہیں کہ اسے میرے حال کی خبر نہ ہو، رنج والم کا علم نہ ہو بلکہ وہ قریب ہے، رگ جان سے بھی قریب ہے تو اسے کتنا قرار آ جاتا ہے۔تمہاری زبان پر آئی ہوئی بات کہاں بلکہ جو نہاں خانوں میں ہیں جو راز پوشیدہ ہیں اسے ان کی بھی خبر ہے وہ قادر

بھی ہے، رحمٰن و رحیم بھی، تم دست سوال دراز تو کرو، دامنِ طلب پھیلا کے تو دیکھو، تم دل کے ہاتھوں اس در رحمت پر دستک تو دو، وہ سنے گا تمہاری فریاد، وہ قبول کرے گا تمہاری دعا، وہ بدل دے گا تمہاری بگڑی ہوئی قسمت۔

□ لیکن جب وہ کرم فرمائے تو سرکش نہ بن جانا، اسی طرح سرنیاز اس کے در اقدس پر جھکائے رکھنا، اسلام قبول کرنے پر جو ذمہ داریاں تم نے قبول کی تھیں، جو عہد تم نے باندھا تھا ان کو نباہتے رہنا، رشد وہدایت پا جاؤ گے، کامران و کامیاب ہو جاؤ گے۔

□ دعا کرتے کرتے سالہا سال گزر گئے ہیں قبول کیوں نہیں ہوتی، شک گزرتا ہے اس کی بڑی وجہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو دور دراز کا سفر طے کر کے آتا ہے، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے، بال گرد آلود ہیں، پریشان حال ہیں، لیکن اس کا کھانا لباس سب حرام کمائی کا ہے، اس کے پیٹ میں جو غذا ہے وہ بھی حرام ہے، وہ لاکھ پکارے، دعائیں کرے، لیکن اس کی دعا قبول ہونے کے لائق کہاں؟

□ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ اگر چاہتے ہو تمہاری دعائیں قبول ہوں تو رزق حلال کھایا کرو۔ افسوس کہ دعاؤں کی قبولیت کی اس شرط کو ہم نے فراموش کر دیا۔ ہم نے تو حلال حرام میں فرق کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی، اگر ہماری دعائیں قبول نہ ہوں تو تعجب نہیں تعجب اور حیرت تو اس کی رحمت بے پایاں پر ہے کہ پھر بھی وہ فریاد سن رہا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ

□ پارہ ۲ رکوع ۸ آیت ۱۹۵ میں راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائی گئی

اس آیت کریمہ میں مالی جہاد کا حکم دیا گیا۔

آگے آیت نمبر ۲۱۵ میں خرچ کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کس طرح کا مال خرچ کریں اور کہاں خرچ کریں۔ قرآن کریم میں صریح الفاظ میں فرما دیا۔ من خیر یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو حلال اور پاک مال خرچ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات حرام اور ناپاک مال کو قبول نہیں فرماتی۔ دوسرے سوال کا جواب اپنی اہمیت کے پیش نظر تفصیل طلب تھا اس کی وضاحت کردی کہ خرچ کرنے کا آغاز اپنے گھر سے کرو اور گھر میں بھی اپنے حقوق کے لحاظ سے سب سے مقدم ماں باپ ہیں ان کی خدمت اور دلداری فرضِ اوّلین ہے۔ ان کے بعد دوسرے عزیز رشتہ دار ہیں، اولاد، بہن بھائی، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ وغیرہ سب کے ساتھ احسان و مروّت از حد اہم ہے۔ ان کے بعد یتیم بچوں، مسکینوں اور بے وطن مسافروں، مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے اور بچیوں، طالب علم کی مدد کرنا، اداروں میں خرچ بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

□ نبی اکرم ﷺ کی حدیث شریف کا مفہوم ہے طالب علم میرا مہمان ہے جس نے اس پر ایک درہم یا دینار بھی خرچ کیا تو اللہ اسے اُحد پہاڑ جتنا سونا خیرات کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ کتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ نبی کے مہمان پر خرچ کرنا ان کے لئے وسیع جگہ کا انتظام کرنا، غریب بچوں اور بچیوں کے لئے کتابوں اور کاپیوں کے لئے مال خرچ کرنا صدقہ جاریہ بھی ہے اور اللہ و رسول کا پسندیدہ عمل بھی ہے۔ اس سے بڑھ کر خوش بخت کون ہوسکتا ہے جو دنیا میں رہ جانے والا مال نبی پاک ﷺ کے مہمان طالب علم پر خرچ کرے۔ دینی مدارس پر خرچ کرے اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی بھی حاصل کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام پر بھی فائز ہوجائے۔ ایسا بندہ یقیناً اللہ کا منظورِ نظر ہے کہ اس نے رب

کے دیئے میں سے دل کھول کر خرچ کیا اور رب کا شکر ادا کرنے والا بن گیا۔

□ اللہ فرماتا ہے:

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (سورۃ ابراہیم:۷)

"اور جب تمہارے پروردگار نے اعلان فرما دیا تھا کہ اگر شکر کرتے رہو گے تو میں تمہیں لازماً زیادہ دیتا رہوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ اس کے دیئے گئے مال کو دل و جان کی خوشی سے اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے جب تک ہاتھوں کا دیا مدارس و مساجد میں لگا رہے گا نمازی اور طالب علم قرآن و حدیث اور نمازیں پڑھتے رہیں گے، خرچ کرنے والے کے لئے اجر کے پہاڑ تیار ہوتے رہیں گے۔

□ راہ خدا میں مال خرچ کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ یارِ غار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال راہِ خدا میں قربان کرکے بتا دیا کہ مجھے اور میرے گھر کو اللہ کا رسول کافی ہے اللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا صدقہ ہمیں بھی ایسی سخاوتیں عطا کرے کہ رات دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت بن جائے۔

□ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت پر قربان جائیں جب مسجد نبوی کی توسیع کا موقع آیا تو ساتھ والا گھر دوگنی تگنی (ڈبل ٹرپل) قیمت پر لیکر چابی آقا علیہ السلام کو دیدی، دوجہان کے تاجدار مسکرائے گورے گورے ہاتھ بلند کردیئے، اللہ تعالیٰ آج تو عثمان سے خوش ہوجا کیونکہ تیرا نبی اس سے راضی ہوگیا اور فرمایا میرا عثمان جب جنت میں جائے گا تو جنت دو بار چمکے گی ایک بار سخاوت کی وجہ سے دوسری بار دو نوری صاحبزادیوں کی وجہ سے۔ اس لئے شاعر کہتا ہے:

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

نبی ﷺ کے لاڈلے اُمتی آجا اس چند روزہ فانی زندگی میں اپنی ضرورتیں کم کرلے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال دے دے مساجد و مدارس میں دل کھول کر خرچ کرلے تو قیامت کے دن تیرا ساتھ بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وعثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا اور تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں ہوگا۔

□ روایت میں آتا ہے کہ سخی سب سے پہلے جنت میں جائے گا جس کے مال سے مدارس ومساجد قائم کی گئیں اور مخلوقِ خدا نے استفادہ کیا۔

آیت الکرسی کے فضائل

پارہ ۳ رکوع ۲ سورۃ البقرۃ میں آیت الکرسی کی فضیلت بیان کی گئی۔ اسے آیت الکرسی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں توحیدِ ذاتی اور صفاتی کے واضح اور روشن بیان ہیں اس لئے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

من قرأ اية الكرسى فى دبر كل صلوفة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت۔

”جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کے فوت ہونے کے بعد جنت میں جانے سے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔“

اس عظیم الشان آیت کی مختصر سی توضیح ملاحظہ ہو:

□ اللہ خداوند قدوس کا نام ہے فرمایا وہ پاک ذات جس کا نام اللہ ہے وہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی اس لائق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے اس کو پوجا جائے۔

□ وہ خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا موت اور فنا کے نقص سے بہت پاک

اور بلند ہے۔

□ القیوم: وہ ہستی ہے جو خود بھی قائم ہو اور کائنات کی ہر چیز کی تخلیق، نشوونما اور بقاء کی تدبیر کرنے والی ہو۔

□ پہلے اللہ تعالیٰ کی صفتوں کا بیان تھا اب جملہ نقائص سے اسکی پاکی بیان ہو رہی ہے کہ اس کے قائم رہنے کا تعلق ہر چیز سے ایک طرح کا ہے یہ اونگھتا نہیں اور نہ ہی سوتا ہے کہ اس کی قیومیت کا تعلق منقطع ہو جائے۔

□ زمین و آسمان کی ہر چیز خاکی ہو یا نوری، قیمتی ہو یا حقیر سب کے گلے میں اس کی بندگی کا طوق آویزاں ہے پھر کون ہے جو اس کی ہمسری کا دعوٰی کرے، یا اس کا شریک بننے کی کوشش کرے، وہ ہی ایک اللہ ہے باقی سب اس کے تابع وفرمان ہیں سب اس کے بندے ہیں۔

□ یہاں مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ میں ایک قاعدہ بیان فرما دیا کہ قیامت کے دن ہر شخص کو لب کشائی یعنی بولنے کی اجازت نہیں ہوگی وہاں وہی شفاعت کر سکے گا جس کو اللہ کی بارگاہ سے اجازت ملے گی تمہارے بت تو پتھر کے ہاں ان سے کا ہے کی امید لگائے بیٹھے ہو یہ تمہاری شفاعت کیسے کریں گے یہ بت تو اپنے اوپر سے مکھی تک نہیں اڑا سکتے۔ اِلَّا بِاِذْنِهٖ سے واضح فرما دیا کہ وہ محبوب و مقبول بندگانِ خدا ضرور شفاعت کریں گے جن کو ان کے رب نے اجازت مرحمت فرمائی ہوگی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اللہ کا حبیب ہوگا جو اس روز مقامِ محمود پر فائز ہوں گے۔ اے اللہ کریم! ہمیں اپنے محبوب صاحب مقامِ محمود کی شفاعت نصیب فرما اور اس کی برکات اور توجہات سے دنیا وآخرت میں ہمیں سرفراز فرما۔

□ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ کرسی سے مراد اللہ کا تخت ہے جو عرش کے اوپر ہے اور اس کی کرسی اتنی بڑی اتنی وسیع ہے کہ اس کے سامنے سات

آسمان ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے صحراو جنگل میں انگوٹھی پڑی ہو۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ (سورۃ البقرۃ:۲۸۶)

"اے رب ہمارے! نہ پکڑ اگر ہم بھول جائیں۔"

سورۃ البقرۃ کی آخری آیت ۲۸۶ میں پیارے پیارے دلنشین کلمات دعائیہ جملے ہیں، کریم و بندہ پرور اور ذرہ نواز مولا تبارک وتعالیٰ خود سکھاتا ہے کہ مجھ سے یہ مانگا کرو۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ آخری آیات مجھے عرشِ عظیم کے نیچے جو خزانہ ہے اس سے عطا فرمائی گئی ہیں اور یہ وہ انعام عظیم ہے جو اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔

تعارف سورۃ آل عمران

نام آل عمران، مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی، ۲۰ رکوع، دوسو آیتیں، ۳۵۴۲ الفاظ۔ اس سورۃ میں بڑے واضح انداز میں بتا دیا گیا کہ انسان کی ہدایت کیلئے اس کے خالق نے جو ضابطہ عطا فرمایا وہ ایک ہی ہے اس کا نام ہے دین اسلام۔ دین اسلام ایک ہی ہے اور ہمیشہ رہنا ہے کیونکہ یہ حق ہے اور حق ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ ہر زمانہ میں ہر حال میں اسلام کے نام سے بدکنے والے اہل کتاب کو صاف صاف بتا دیا کہ جن انبیاء کرام علیہم السلام کے نام پر تم نے الگ الگ دین بنائے ہیں ان سب کا دین تو ایک اسلام ہی تھا تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام تو دین اسلام کے علمبردار تھے۔

□ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا اور سب ایک ہی دین کی طرف بلانے والے تھے۔ اس لئے سب نے بلکہ خود نبی ﷺ نے، اپنی اپنی امتوں کو بعد میں آنے والے انبیاء پر ایمان لانے کی تاکید فرمائی، لیکن نبی ﷺ کے بعد چونکہ کوئی اور نبی آنے والا نہیں اس لئے آپ نے کسی نئے نبی پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا ختم نبوت کی یہ بڑی واضح دلیل ہے۔

□ وہ ختم الرسل اور مولائے کل جن کو اللہ تعالیٰ نے بکھری ہوئی انسانیت کو اکٹھا کرنے کے لئے مبعوث فرمایا تھا تمام انبیاء کو حکم دیا کہ اپنے آخری نبی پر ایمان لائیں اور ان کی نصرت وتائید کا پختہ وعدہ بھی کریں تاکہ ان کی امتوں کو انکار کی مجال نہ ہوسکے۔ اس سورۃ میں ان تمام امور کا ذکر کر کے بتا دیا کہ تمام انسانوں کا اتحاد و اتفاق اگر ہوسکتا ہے تو اسلام کے جھنڈے کے نیچے اور آقا ﷺ کی قیادت میں ہی ہوسکتا ہے۔

□ اس سورۃ میں یہود کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی گئی ہے اور عیسائیوں کے عقائد کی درستگی کی بھرپور کوشش کی گئی، عقیدہ تثلیث کا سخت محاسبہ کیا گیا۔

□ اس سورۃ میں جنگ بدر کا بھی ذکر کیا گیا جو سب سے پہلی جنگ تھی، جس میں مٹھی بھر مسلمانوں نے کفار کو شکستِ فاش دیدی جس سے یہودی بھڑک اٹھے اور مسلمانوں کے خلاف اپنی سازشوں کو تیز کر دیا۔ ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ مشرکین مکہ نے مدینہ پر چڑھائی شروع کردی اُحد کے پہاڑ کے دامن میں مقابلہ ہوا، شروع میں تو مسلمانوں نے کفار کو بھاگنے پر مجبور کر دیا لیکن چند نوجوانوں کی جلد بازی نے جنگ کا نقشہ بدل دیا جس سے مسلمانوں کو بھاری جانی نقصان ہوا۔

□ اس سورۃ میں منافقوں کی سازشوں مکروفریب کا پردہ چاک کر دیا گیا اور آئندہ بچنے کی تلقین کردی گئی اس تربیت الٰہی کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کا مختصر سا لشکر قیصر و کسریٰ کی فوجوں کو روندتا ہوا گزر گیا۔

□ اس سورۃ میں مسلمانوں کو ان کے مقام سے آگاہ کیا گیا کہ تم خیر الامم ہو اور تمہاری برکتیں ساری کائنات کے لئے ہیں، یہ منصب جتنا عظیم ہے اتنا ہی دشوار ہے، تمہیں آپس میں اتفاق ومحبت کی اشد ضرورت ہے، تمہیں بہالے جانے کے لئے حسد وعناد کے طوفان ہر طرف سے اُمڈ اُمڈ کر آئیں گے، اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے نہ پکڑے رکھا تو تمہاری عزت وناموس وبقا خطرے میں پڑ جائے گی۔

□ معاشی ناہمواریاں قوم کی صفوں کو درہم برہم کردیتی ہیں ان کی موجودگی میں کوئی پندو موعظت موثر ثابت نہیں ہوتی اور ان کی ایک بہت بڑی وجہ سود خوری کا ظالمانہ نظام ہے اس کی حرمت بیان کی گئی کہ سود حرام ہے لینے اور دینے والا جہنمی ہے۔

□ آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہیں انہیں اللہ یا اللہ کا شریک نہ بناؤ ان کی والدہ کو اللہ کی بیوی کہنے والو اللہ کے فرمان پر کان دھرو رب فرماتا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں وہ تنہا ہے اس کی کوئی اولاد کوئی بیوی کوئی ماں باپ نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بیٹے نہیں، اللہ کے برگزیدہ نبی ہیں ، اللہ نے انہیں معجزات سے مالا مال کر کے بھیجا، وہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ اور اندھوں کو بینا کردیتے ہیں۔ لوگوں کے گھروں میں رکھی ہوئی چیزوں کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ کہیں بیٹھ کر کھاتے ہیں انہیں اس کا بھی علم ہے، غرضیکہ توحید کے اثبات کے وقت بھی پیغمبر کے منصب رفیع کو گھٹایا نہیں تو اب وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے زعم باطل میں مسلمانوں کو مشرک تصور کرتے ہوئے توحید کا درس دیتے وقت حضور ﷺ کی شانِ رفیع میں گستاخیاں بے باکیاں کرجاتے ہیں اور حضور ﷺ کی ذات اقدس و اطہر کے کمالات علمی اور عملی کو گھٹانا اپنے فن خطابت کی معراج خیال کرتے ہیں وہ خود سمجھ لیں اور غور کریں ہوش کے ناخن لیں کہ کیا وہ قرآن کی اتباع کررہے ہیں یا اس کے اسلوب سے سراسر منہ پھیر رہے ہیں۔

بدبخت ہیں وہ لوگ جو میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان رفیع کو رات دن کم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں حالانکہ آقا علیہ السلام تو عیسیٰ علیہ السلام کے بھی نبی و سردار ہیں اور امام ہیں، اگر مقتدی عیسیٰ علیہ السلام بیماروں کو شفایاب اور غیب کی خبریں اللہ کے حکم سے دے سکتے ہیں جس کا ذکر سورۃ آل عمران میں واضح ہے تو اللہ کے مختار نبی

کیوں اللہ کے حکم سے غیب کی خبریں نہیں دے سکتے اور کیوں اپنا ہاتھ پھیر کر شفایاب نہیں کرسکتے۔

□ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ تو ایسی شانِ رفیع کے مالک ہیں کہ اللہ نے انہیں مختار نبی بنایا ہے آپ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کے قاسم ہیں جسے چاہیں جیسی چاہیں عطا کریں اس کو کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ اللہ کریم نے آپ کو یہ تمام اختیارات دیئے ہیں خود آقا ﷺ فرماتے ہیں:

واللہ معطی و انا قاسم۔

''اللہ دے رہا ہے اور میں تقسیم کررہا ہوں۔'' سبحان اللہ

نوٹ: تفصیل کے لئے قبلہ حضرت صاحب کی کتب مختار نبی اور عظمت مصطفی ﷺ کا مطالعہ ضرور کریں۔

تعارف سورۃ النساء

سورۃ کا نام النساء، مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ آیت کی تعداد ۱۷۶ ہے، یہ سورۃ پاک بڑی اہم ہے اور اس کے الفاظ تین ہزار پینتیس ہیں۔

ا۔ گھریلو زندگی:

اس سورۃ میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ توجہ گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے پر دی گئی ہے کیونکہ گھر ہی قوم کی خشت اوّل ہے گھر ہی وہ گہوارہ ہے جہاں قوم کے مستقبل کے معمار پرورش پاتے ہیں۔ گھر ہی وہ مدرسہ ہے جہاں اخلاق و کردار کی جو قدریں اچھی یا بُری، بلند یا پست، لوحِ قلب پر لکھ دی جاتی ہیں۔ ان کے نقوش بھی مدہم نہیں پڑتے۔ صرف جذبات کتنے ہی پاکیزہ اور معصوم کیوں نہ ہوں حقائق کا مقابلہ کرنے کی تاب نہیں رکھتے۔ قرآن حقائق کو حقائق کی حیثیت سے دیکھتا ہے اس

لئے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے مبہم نصیحتوں پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کے لئے واضح و مبہم قاعدے وضابطے متعین فرمادیئے۔

۲۔یتیم بچے:

جس گھر میں یتیم بچے ہوں اور ان پر زیادتیاں کی جائیں اور ان کی دولت کو خرد برد کرنے کی سازشیں کی جائیں۔ اس گھر کی فضاء کبھی صحت مند نہیں ہوسکتی اور وہ خاندان کبھی سچی مسرتوں کی لذتوں سے آشنا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے قرآن کریم نے اپنے ماننے والوں کو واضح الفاظ میں بتا دیا کہ یتیم بچیوں اور بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک کریں ان کے مال ہڑپ کرنے کی سازشیں چھوڑ دیں وگرنہ آتشِ جہنم سے اپنے پیٹوں کو بھریں گے۔ حدیث شریف: یتیم کا مال کھانے والے کی قبر سے آگ کے شعلے نکلیں گے۔

۳۔عورت کا مقام:

عرصہ ہائے دراز سے یہ صنفِ نازک ظلم وستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی اس کے ساتھ مٹی کی بے جان مورتیوں جیسا سلوک کیا جاتا۔ خاوند کی لاش کے ساتھ اسے جلا کر راکھ کر دیا جاتا۔ کہیں اسے انسان کی ساری بدبختیوں کا سرچشمہ یقین کیا جاتا۔ مرد اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتے۔ اس کو ملکیت کے حقوق حاصل نہ تھے۔ جہاں کنبہ کے نصف افراد کی بے بسی کا یہ عالم ہو وہاں خوشی ومسرت کا گزر کہاں؟
قرآن کریم نے پہلی مرتبہ اعلان کیا کہ جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں اسی طرح عورت کے حقوق بھی مرد پر ہیں۔ عورت کی رائے ہے اور قانون اس کی رائے کا احترام کرتا ہے۔ اس کو اپنے والدین، خاوند اور اولاد کا وارث تسلیم کیا گیا۔

مرد وعورت کا اوّلین رشتہ ازدواج کا رشتہ ہے۔ اس میں جو بے راہ

رویاں پائی جاتی تھیں ان کی اصلاح کی گئی مرد کو عورت کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اگر کوئی عادت ناپسند ہو تو صبر کرنے کی تلقین کی گئی، لیکن عورت کو تمام حقوق دینے کے بعد گھر کی سرداری اور نظم ونسق کی ذمہ داری مرد کو سونپ دی گئی۔ اگر تعلقات کشیدہ ہوجائیں تو اصلاح کی تدبیر بتائی گئی۔

تیسری چیز جو گھر کے ماحول کو خوشگوار بناتی ہے وہ مال کی منصفانہ تقسیم ہے۔ اس لئے اس چیز پر اس سورۃ میں خاص زور دیا گیا۔

۴۔حق وباطل کی جنگ:

جس کا آغاز بدر سے ہوا تھا ابھی جاری تھی اُحد میں مسلمانوں کی کثیر تعداد شہید ہونے سے منافق و یہودیوں کے حوصلے بڑھ گئے تھے اس سورۃ میں مسلمانوں کو حق کی حفاظت کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دینے کا حکم دیا گیا اور ان کے حوصلوں کو بھی بلند کیا گیا۔

۵۔انفرادی کردار کی تعمیر:

انفرادی کردار کی تعمیر کی طرف خاص توجہ دلائی گئی اور ان قوموں کی اقتداء سے روکا گیا جو عمل نہیں کرتیں علم تو ہے لیکن عمل نہیں ہے۔ امت مصطفیٰ (ﷺ) کو صاف صاف بتا دیا گیا کہ اس رزمِ گاہ حیات میں وہی جیتے گا جو عمل کر کے دکھائے گا خیالی پلاؤ پکانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

۶۔اطاعتِ رسول:

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام کی غیر مشروط اطاعت کا حکم دیا اور فَلَا وَ رَبِّكَ (اے محبوب تیرے رب کی قسم) کے پیارے اور پرجلال الفاظ سے قسم اٹھا کر بتا دیا کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک وہ میرے رسول کے ہر

فیصلے کو خواہ وہ اس کے خلاف بھی ہو دل وجان سے بخوشی قبول نہ کرے۔

۷۔زمانہ نزول:

علماء محققین کے نزدیک اس سورۃ کا آغاز جنگ اُحد کے بعد ہوا۔

تعارف سورۃ المائدہ

اس سورۃ پاک کا نام ''المائدہ'' (دسترخوان) ہے اس کی ایک سو بیس آیات سولہ رکوع ہیں۔اس کی ایک آیت جسے قرآن کی آخری آیت کہا جاتا ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ (سورۃ المائدہ:۳)

''یہ آج کا دن ہے کہ میں تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر چکا ہوں میں اپنی ساری نعمتیں تم پر تمام کر چکا ہوں اور تمہارے طرز زندگی کے لئے بس اسلام کو پسند کر چکا ہوں۔''

حجۃ الوداع کے موقع پر میدانِ عرفات ۹ ذی الحج میں نازل ہوئی۔

۱۔ اس سورۃ کا آغاز تربیتِ اخلاق سے ہو رہا ہے اس لئے سب سے پہلے جو حکم دیا جارہا ہے وہ یہ ہے کہ وعدہ جب بھی کرو تو اسے پورا کرو تمہارا وعدہ خالق کائنات سے ہو یا اس کے بندوں سے ہو اسے ہر حال میں پورا کرو کیونکہ وعدہ خلاف کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

۲۔ دوسرا حکم دیا گیا عدل وانصاف کا دامن ہاتھوں سے نہ چھوڑو جب قضاء کی کرسی پر بیٹھو تو عدل وانصاف سے فیصلے کرو۔

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ بیان کر کے بتا دیا کہ حسد بہت بری چیز ہے اس نے بھائی کو بھائی کا قاتل بنا دیا اس لئے اس بُری عادت سے بچے رہو۔

آسمانی کتابیں:

دوسری اہم چیز جس کا اس سورۃ میں ذکر کیا وہ توریت وانجیل ہے بتا دیا کہ ان کتابوں میں بھی ہدایت ونور ہے لیکن ان سب کا علمبردار قرآن کریم ہے یہود ونصاریٰ کے پاس یہ نورانی کتابیں آئیں لیکن انہوں نے ان کی قدر نہ کی۔ ان میں ردو بدل کر دیا اور گمراہ ہو گئے خبردار! تم ایسا ہرگز نہ کرنا بلکہ قرآن حکیم کو سینے سے لگائے رکھنا یہ نور سے بھری ہوئی کتاب ہے اس کو پڑھ اور سمجھ کر اپنا خالی دامن نور سے بھر لینا اور خبردار! یہودیوں اور عیسائیوں کے بے دامِ فریب میں نہ آنا وہ تمہیں سیدھی راہ سے ہٹانے کی کوشش کریں گے لیکن تم ہوشیاری سے کام لینا۔

۴۔ شراب اور جوا کی ممانعت پر وضو وتیمم کے احکام، حلال وحرام اشیاء کا ذکر بھی اسی سورۃ میں کیا گیا، ڈاکہ مارنے والوں کے لئے عبرتناک سزائیں جن کا ذکر تفصیل سے اپنے اپنے مقام پر کیا گیا۔

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ ذکر کیا گیا کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور جو اپنی بقاء کے لئے کھانے پینے کا محتاج ہو وہ محبوب ترین بندہ تو ہو سکتا ہے لیکن خدا نہیں ہو سکتا اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی توحید خالص کا اعلان کروا دیا۔

۶۔ اس سورۃ کا طرۂ امتیاز آیت کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ...الخ ہے جو آقا رحمت عالم ﷺ پر میدانِ عرفات میں اتری۔ دین کی تکمیل کا اعلان ہو گیا۔

اتمام نعمت کا مژدہ سن کر اللہ اللہ! بلال رضی اللہ عنہ کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے ڈبڈبا گئی ہوں گی، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جبینِ نیاز سجدے میں جھک گئی ہوگی۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ وعثمان غنی رضی اللہ عنہ وعلی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے چہرے فرطِ مسرت سے رشکِ ماہِ تاباں بن گئے ہوں گے اور حمزہ رضی اللہ عنہ، یاسر رضی اللہ عنہ، سمعیہ رضی اللہ عنہا اور خباب رضی اللہ عنہ اپنے اپنے مزارات

پُرانوار میں ربّ ذوالجلال کی حمد وثناء معلوم نہیں کوثر وسلسبیل سے دھلے ہوئے کن نورانی کلمات سے کرنے لگے ہوں گے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ جھوم اٹھا ہوگا، اللہ رب السموات والارض کی ساری نوری مخلوقات اس کے حبیب ورسول وصفی محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام کے پھول نثار کررہی ہوں گی کہ شکر ہے دین مکمل ہوگیا۔

سورۃ المائدہ میں رکوع ۵ پارہ ۷ اور آیت ۱۱۴ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے اتار دسترخوان جس پر کھانا ہو بن جائے وہ دن ہمارے لئے خوشی کا، ہمارے اگلوں اور پچھلوں کیلئے بھی اور ہوجائے ایک نشانی تیری طرف سے اور رزق دے ہمیں بے شک تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ حضرت صدرالافاضل مرادآبادی نے کیا خوب لکھا ہے کہ

اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا، شکر الٰہی بجالانا صالحین کا طریقہ ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید دو عالم ﷺ کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی خاص عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لئے حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الٰہی بجالانا اور خوشی ومسرت کا اظہار کرنا مستحسن ومحمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ تفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے قبلہ حضرت صاحب کی کتاب میلاد المرسلین۔

چونکہ دسترخوان اترنے کی دعا عیسیٰ علیہ السلام نے کی تھی اسی لئے اس سورۃ کا نام المائدہ رکھا گیا۔

تعارف سورۃ الانعام

اس سورۃ کا نام الانعام، رکوع بیس، آیات ۱۶۵ ہیں۔ اس سورۃ میں انعام (مویشیوں کی حلت وحرمت کا ذکر کیا گیا اور کفار کے جو فاسد خیالات ان جانوروں کے

بارے میں تھے انکا رد کیا گیا اس لئے اس کا نام الانعام رکھا گیا)۔

۱۔ مکہ کے لوگ تقریباً مشرک اور بت پرست تھے، پتھر کے بت اور مٹی کی بے جان مورتیوں کو انہوں نے خدا بنا لیا تھا جب حضور ﷺ نے انہیں خبردار کیا کہ خدا یہ نہیں خدا تو وہ ہے جو زمین و آسمان کا خالق ہے ہر چیز پر قادر ہے، اس کے علم سے کائنات کا کوئی ذرہ بھی چھپا ہوا نہیں، یہاں تک کہ تنگ و تاریک غار میں ایک چیونٹی بھی اس کے علم میں ہے اور وہ ذات اس کے رینگنے کی آواز بھی سنتی ہے۔ یہ سب باتیں سن کر حیران وششدر رہ گئے اور بولے یہ تو بڑی عجیب بات ہے کہ خدا صرف ایک ہی ہے۔

۲۔ دلائل توحید:

قرآن نے اپنے پڑھنے والوں کو اس سورۃ میں توحید کے بارے میں غور وفکر کی دعوت دی کہ آؤ دیکھو کہ یہ سورج، یہ چاند کس کی کبریائی کے شاہکار ہیں۔ زمین کی سطح پر لہلہاتے کھیت، رنگارنگ پھول قسم قسم کے پھل کس کی قدرت کے شہکار ہیں یہ گھنگھور گھٹائیں اور ان سے ٹپکنے والے بارش کے قطرے کس کی رحمت کے مظہر ہیں صرف اللہ وحدہ لاشریک کے۔

۳۔ مشرکین کا رویہ:

اسلام، قرآن اور صاحب قرآن سے مشرکین کی مخالفت کے مقابلے میں ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی بلکہ ان کا سارا سرمایہ مذاق اور طرح طرح کی حجت بازیاں تھیں مثلاً خدا ہمیں نظر کیوں نہیں آتا، وحی لانے والا فرشتہ نظر کیوں نہیں آتا، اس یتیم کو رسالت کے لئے کیوں چن لیا گیا اسی طرح کے فضول اعتراضات وہ بڑی شد و مد سے کرتے تھے، اس سورۃ میں اس کا رد کیا گیا۔

۴۔ تسلی و اطمینان:

جب نورِ حق کی طرف ان کی رہنمائی کی جاتی تو مشرکین ضد وہٹ دھرمی سے باز نہ آتے، ایمان نہ لاتے، جس سے ہادیٔ برحق کا دل رحیم رنجیدہ ہوجاتا۔ اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں اپنے محبوب ﷺ کو بار بار تسلیاں دیتا ہے کہ آپ رنجیدہ نہ ہوں آپ سے پہلے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام آئے انکی امتوں نے بھی انہیں اذیتیں پہنچائیں انہوں نے صبر کیا آپ کو بھی صبر کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں کہ وہ چشم زدن پلک جھپکنے میں سب کو اسلام لانے پر مجبور کردے لیکن یہ اس کی قسمت کے خلاف ہے ورنہ ابراہیم اور نمرود کی پہچان کیسے ہو، حسین اور یزید کا امتیاز کیونکر ہو۔

۵۔ مشرکانہ رسوم:

اس سورۃ میں مشرکانہ رسوم کا بھی رد کردیا گیا جو انہوں نے جانوروں کی حلت وحرمت پر مقرر کر رکھی تھیں۔

رکوع ۱۵ میں مکارم اخلاق کی تعلیم اور اخلاق رزیلہ سے منع کیا گیا۔ اس سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو حکم فرمادیا کہ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾

"یارسول اللہ (ﷺ) آپ ارشاد فرمادیجئے بے شک میری نماز میرے آداب زندگی اور میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کیلئے ہے جو اہل جہاں کا پروردگار ہے۔" (سورۃ الانعام:۱۶۵)

تعارف سورۃ الاعراف

نام سورۃ کا اعراف، ۲۴ رکوع اور ۲۰۶ آیات ہیں۔ اعراف جمع ہے عُرُف کی جس کا معنی ہے بلندی یا بلند جگہ۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اعراف وہ مقام ہے جہاں وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی وہ آسمان وزمین کے درمیان ایک مقام ہے جس کو اعراف کہا جاتا ہے۔

اعراف والے جب نظر اٹھائیں گے تو جنت والوں کو خوش وخرم دیکھ کر مبارک باد پیش کریں گے اور جب جہنم والوں کو دیکھیں گے تو سراپا عجز ونیاز بن کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے بچنے کی دعا مانگیں گے۔

نکتہ:

نکتہ نکلا کہ جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہیں ان کی آنکھیں اتنی طاقت رکھتی ہیں کہ وہ آسمان کے اوپر جنت والوں کو جنت میں دیکھ سکیں اور زمین کے نیچے جہنم اور جہنمیوں کو دیکھ سکیں تو ساری کائنات کے محبوب نبی کو اتنی طاقت کیوں نہیں کہ وہ اپنے امتیوں کو دیکھ سکیں، ان کی فریاد سن کر جواب دے سکیں، سلام سن کر جواب دے سکیں یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام کو سب سے بڑھ کر سننے اور دیکھنے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

تعارف سورۃ الانفال

سورۃ پاک کا نام انفال جس کا معنی ہے مالِ غنیمت، مال غنیمت وہ کفار کا مال ہے جو جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ لگے اس سورۃ میں اس کی تقسیم کا طریقہ واضح طور پر بیان کردیا گیا کہ کس کس کو کتنا کتنا مال غنیمت دیا جائے اور کس طرح تقسیم کیا جائے تاکہ کوئی کسی قسم کا تنازع جھگڑا پیدا نہ ہو اس لئے اس سورۃ کا نام الانفال رکھا گیا یعنی غنیمت کا مال۔

تعارف سورۃ التوبہ

۱۶ رکوع ۱۲۹ آیات ہیں۔ نام سورۃ التوبہ اور البراۃ بھی کہا جاتا ہے چونکہ اس میں چند مخلص ایمان والوں جیسے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے اس لئے اسے سورۃ توبہ کہا گیا اور اس میں جتنے مشرکین عرب سے سابقہ معاہدے کئے گئے تھے سب کو ختم کر دیا گیا اس لئے اسے برأت بھی کہا گیا۔

سورۃ توبہ سے پہلے بسم اللہ اس لئے نہیں لکھی جاتی کہ اس میں مشرکین سے بیزاری کا اعلان کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے جلال سے اس سورۃ کی ابتداء ہوئی دوسرا آقا علیہ السلام نے اس کے آغاز میں بسم اللہ کا حکم نہیں دیا جس کام سے اللہ کے نبی منع فرمادیں وہ کام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی منع ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بسم اللہ شریف اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔

تعارف سورۃ یونس

نام یونس، رکوع گیارہ، آیات ۱۰۹ ہیں۔ اس سورۃ میں حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں جانا اور کس طرح آیت کریمہ کی برکت سے مچھلی کے پیٹ سے باہر آنا، اس کا ذکر ہوا اس لئے اس کا نام سورۃ یونس رکھا گیا۔

تعارف سورۃ ہود

پارہ ۱۲ آیت ۱۲۳، اس سورۃ میں حضرت ہود علیہ السلام کا تزکرہ ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنی قوم کو ایک خدا پر ایمان لانے کی دعوت دی اور اس کے بدلے میں اپنی قوم کی طرف سے کیسی کیسی اذیتیں برداشت کیں اسی مناسبت سے اس سورۃ کو آپ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

تعارف سورۃ یوسف

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، ۱۲ رکوع اور ۱۱۱ آیات ہیں پارہ ۱۲، ۱۳۔ اس سورۃ پاک میں کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر خیر بڑی وضاحت سے کیا گیا کہ کس طرح آپ نے خواب دیکھا اور کس طرح اس خواب کو سن کر آپ کے بھائیوں نے آپ سے حسد کرتے ہوئے کنوئیں کی نذر کردیا اور جھوٹا خون قمیص پر لگانے کے بعد اپنے والد سے جھوٹ بولا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا اور پھر جب قافلے والوں نے کنوئیں سے پانی نکالنے کے لئے ڈول ڈالا تو اس میں نہایت خوبصورت بچے کو پایا آپ کے بھائی پھر راستے میں تھے تو انہوں نے اپنا غلام کہہ کر آپ کے عوض چند سکے لیکر اس قافلے کے ہاتھ آپ کو بیچ ڈالا اور پھر کس طرح آپ کے مالک نے آپ کو عزیز مصر کے ہاتھ بھاری قیمت کے بدلے بیچا اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ کو کنوئیں کی تاریکیوں اور پستیوں سے نکال کر عزت و بلندی کی دولت سے مالا مال کردیا کہ آپ کو مصر کا بادشاہ بنا دیا۔ اس لئے اس سورۃ کو آپ کے نام نامی سے منسوب کیا گیا۔

اس سورۃ میں اللہ کریم اپنے محبوب علیہ السلام کو یہ بتا کر تسلی دے رہا ہے کہ جس طرح برادرانِ یوسف کے ناپاک منصوبے ناکام ہوگئے اور سب کو چاروناچار حضرت یوسف علیہ السلام کی عظمت کو تسلیم کرنا پڑا اسی طرح ایک دن وہ بھی آنے والا ہے جب قریش آپ کے سامنے سر تسلیم خم کردیں گے اور آپ کو اپنا رہنما سمجھ کر آپ کے دامن رحمت سے وابستہ ہونے میں ہی اپنی نجات کا یقین کریں گے۔

اس سورۃ کو احسن القصص کا نام دیا گیا۔ تمام قصوں میں سے خوبصورت قصہ۔

تعارف سورۃ الرعد

پارہ ۱۳، رکوع ۶ اور آیات کی تعداد ۴۳ ہے۔

اس سورۃ مبارکہ کا نام ''الرعد'' ہے کیونکہ اس کی ایک آیت میں یہ کلمہ استعمال ہوا ہے۔ رعد اس کڑک کو کہتے ہیں جو بادلوں کے آپس میں ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے اور رعد اس فرشتے کا نام بھی ہے، جس کے ذمہ بادلوں کی تدبیر اور انتظام ہے۔

تعارف سورۃ ابراہیم

پارہ ۱۳، سات رکوع اور ۵۲ آیات ہیں۔ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ کے چھٹے رکوع میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ذکر کو وضاحت سے بیان کیا گیا کہ اللہ کے دوست نے کس طرح اللہ تعالیٰ کے گھر میں پیاری پیاری دعائیں خلوص و نیاز سے رب کی بارگاہ میں پیش کیں۔ کعبہ کے شہر اور وہاں کے رہنے والوں کے لئے اپنی اولاد کے لئے اور رزقِ حلال کیلئے کیسے التجائیں کیں۔ ساتھ ہی عرض کیا انہیں اس آب و گیاہ بیابان میں تیرے گھر کے پڑوس میں میں نے اپنی اولاد کو اس لئے بسایا ہے کہ تیری عبادت کرتے رہیں، انہی لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کردے تاکہ وہ ان کے پاس کھنچے چلے آئیں، یہ وادی جہاں سرسبزی و شادابی کا دور دور تک نشان نہیں اس وادی میں رہنے والوں کو تازہ پھل عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیل علیہ السلام کی ساری دعائیں قبول فرمائیں۔ اگر اس کا عینی مشاہدہ کرنا ہو تو آج ہی مکۃ المکرمہ جاکے دیکھو رب کی رحمت کے جلوے اور جلیل کی دعاؤں کا ثمر۔

تعارف سورۃ الحجر

اس سورۃ کے چھ رکوع ننانوے آیات ہیں پارہ ۱۴۔

اس سورۃ پاک کا نام الحجر ہے جس کا معنی ہے پتھر، یہ الفاظ آیت نمبر ۸۰ میں مذکور ہے حجر سے مراد قوم ثمود کا علاقہ ہے جو حجاز اور شام کی درمیانی زمین کا نام ہے یہیں حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ تبوک میں ہمارا گزر حجر کے علاقہ سے یعنی پتھریلی زمین سے ہوا وہاں کے کنوؤں سے لوگوں نے پانی بھرا اور اسی سے آٹا گوندھا، حضور علیہ السلام نے حکم دیا اس پانی کو انڈیل دو اور جو آٹا اس سے گوندھا ہے اونٹوں کے آگے ڈال دو اور اس کنوئیں سے پانی لو جہاں سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی اس میں انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین کے آثار سے تبرک حاصل کرنے کی بھی دلیل ہے اور ظالم و نافرمان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کئے ان سے اور ان کے علاقوں کی چیزوں سے بچنے کی دلیل ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو ان کے عذاب کی وجہ سے تم پر بھی عذاب آجائے حضور علیہ السلام نے فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب تیرا گزر کسی ظالم و نافرمان بستی سے ہو تو جلدی جلدی استغفار کرتے گزر جا تاکہ تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا ہے۔

تعارف سورۃ النحل

یہ سورۃ مکی زندگی کے آخری دور میں نبی علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ پارہ ۱۴ آیات کی تعداد ایک سو اٹھائیس رکوع ۱۶ ہیں۔

اس سورۃ کی آیت ۲۸ میں النحل کا لفظ استعمال ہوا جس کا معنی ہے شہد کی مکھی۔ اس لئے اس سورۃ کا نام النحل رکھا گیا۔ شہد کی مکھی شہد کیسے بناتی ہے؟ اس

تعارف سورۃ الرعد

پارہ ۱۳، رکوع ۶ اور آیات کی تعداد ۴۳ ہے۔

اس سورۃ مبارکہ کا نام ''الرعد'' ہے کیونکہ اس کی ایک آیت میں یہ کلمہ استعمال ہوا ہے۔ رعد اس کڑک کو کہتے ہیں جو بادلوں کے آپس میں ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے اور رعد اس فرشتے کا نام بھی ہے، جس کے ذمہ بادلوں کی تدبیر اور انتظام ہے۔

تعارف سورۃ ابراہیم

پارہ ۱۳، سات رکوع اور ۵۲ آیات ہیں۔ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ کے چھٹے رکوع میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ذکر کو وضاحت سے بیان کیا گیا کہ اللہ کے دوست نے کس طرح اللہ تعالیٰ کے گھر میں پیاری پیاری دعائیں خلوص و نیاز سے رب کی بارگاہ میں پیش کیں۔ کعبہ کے شہر اور وہاں کے رہنے والوں کے لئے اپنی اولاد کے لئے اور رزقِ حلال کیلئے کیسے التجائیں کیں۔ ساتھ ہی عرض کیا انہیں اس آب و گیاہ بیابان میں تیرے گھر کے پڑوس میں میں نے اپنی اولاد کو اس لئے بسایا ہے کہ تیری عبادت کرتے رہیں، انہی لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کر دے تا کہ وہ ان کے پاس کھینچے چلے آئیں، یہ وادی جہاں سرسبزی و شادابی کا دور دور تک نشان نہیں اس وادی میں رہنے والوں کو تازہ پھل عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیل علیہ السلام کی ساری دعائیں قبول فرمائیں۔ اگر اس کا عینی مشاہدہ کرنا ہو تو آج ہی مکۃ المکرمہ جاکے دیکھو رب کی رحمت کے جلوے اور جلیل کی دعاؤں کا ثمر۔

تعارف سورۃ الحجر

اس سورۃ کے چھ رکوع ننانوے آیات ہیں پارہ ۱۴۔

اس سورۃ پاک کا نام الحجر ہے جس کا معنی ہے پتھر، یہ الفاظ آیت نمبر ۸۰ میں مذکور ہے حجر سے مراد قوم ثمود کا علاقہ ہے جو حجاز اور شام کی درمیانی زمین کا نام ہے یہیں حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ غزوۂ تبوک میں ہمارا گزر حجر کے علاقہ سے یعنی پتھریلی زمین سے ہوا وہاں کے کنوؤں سے لوگوں نے پانی بھرا اور اسی سے آٹا گوندھا، حضور علیہ السلام نے حکم دیا اس پانی کو انڈیل دو اور جو آٹا اس سے گوندھا ہے اونٹوں کے آگے ڈال دو اور اس کنوئیں سے پانی لو جہاں سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی اس میں انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین کے آثار سے تبرک حاصل کرنے کی بھی دلیل ہے اور ظالم و نافرمان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کئے ان سے اور ان کے علاقوں کی چیزوں سے بچنے کی دلیل ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو ان کے عذاب کی وجہ سے تم پر بھی عذاب آجائے حضور علیہ السلام نے فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب تیرا گزر کسی ظالم و نافرمان بستی سے ہو تو جلدی جلدی استغفار کرتے گزر جا تا کہ تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا ہے۔

تعارف سورۃ النحل

یہ سورۃ مکی زندگی کے آخری دور میں نبی علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ پارہ ۱۴ آیات کی تعداد ایک سو اٹھائیس رکوع ۱۶ ہیں۔

اس سورۃ کی آیت ۲۸ میں النحل کا لفظ استعمال ہوا جس کا معنی ہے شہد کی مکھی۔ اس لئے اس سورۃ کا نام النحل رکھا گیا۔ شہد کی مکھی شہد کیسے بناتی ہے؟ اس

کے متعلق بڑی مشہور روایت بخاری شریف میں موجود ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ شہد کی مکھیاں جب پھیکے اور کڑوے پھولوں اور پھلوں کا رس چوستی ہیں تو اُن کی سردار مکھی کہتی ہے آؤ سب اللہ کے نبی پر درود پڑھو تو جب درود پڑھتی ہیں تو یہ پھیکا اور بدمزہ رس شہد میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

تعارف سورۃ بنی اسرائیل

پارہ ۱۵ رکوع ۱۲ اور ۱۲۱ آیات ہیں۔

یہ سورۃ بنی اسرائیل کے علاوہ اسریٰ اور سبحان کے ناموں سے بھی موسوم ہے۔

اس سورۃ کی پہلی آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا نزول سفرِ معراج کے بعد ہوا اور معراج ہجرت سے ایک سال پہلے نبوت کے دسویں سال ہوئی۔ اس سورۃ میں واقعہ معراج کے فوراً بعد چونکہ بنی اسرائیل سے خطاب ہوا کہ تم اپنی روش سے باز آجاؤ تم نے نافرمانیوں کا مزہ عذاب اور قہر خداوندی کی صورت میں چکھ لیا اب بھی باز آجاؤ اور نبیٔ محتشم پر ایمان لے آؤ اور آپ کی معراج کو دل و جان سے قبول کر لو وگرنہ ہمارا قانون مکافات پھر حرکت میں آجائے گا اور تم پر ایسے ایسے ظالم بادشاہ بخت نصر کی طرح مسلط کر دیئے جائیں گے جو تمہاری اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے تمہیں نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے۔

چونکہ اس سورۃ میں تفصیل سے بنی اسرائیل سے خطاب کیا گیا ان کی نافرمانیوں اور ان نافرمانیوں پر ملنے والی سزاؤں کی یاد دہانی کروائی گئی اور آئندہ سے ان تمام کاموں سے بچنے کی تلقین بھی کی گئی اس لئے اس سورۃ کا نام بھی انہی کے نام پہ رکھا گیا۔

تعارف سورۃ الکہف

یہ سورۃ مکۃ المکرمہ میں نازل ہوئی اس کے ۱۲ رکوع اور ۱۰ آیات ہیں، نام کیونکہ اس سورۃ میں اصحاب کہف کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اس کا نام الکہف رکھا گیا، بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ سورۃ نبی علیہ السلام کی بعثت کے آٹھویں اور دسویں سال کی درمیانی مدت میں نازل ہوئی۔

۱۔ اس سورۃ میں تین واقعات کا بیان شرح و بسط سے کیا گیا۔ اصحاب کہف، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سفر اور ذوالقرنین، یہاں مختصر ذکر کرتے چلیں کہ اس سورۃ میں اصحاب کہف کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور بتایا کہ تم سے پہلے بھی حق قبول کرنے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں انہوں نے محض اپنا ایمان بچانے کے لئے وطن چھوڑا اور ایک غار میں پناہ لی اور تم تو غلامان حبیب کبریا (علیہ السلام) ہو تمہیں کفار کی اذیت رسانیوں کے باعث حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے بلکہ بڑی ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے، تم دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تمہیں اوجِ کمال تک پہنچاتا ہے اور کس طرح ابدی عزتوں سے سرفراز کرتا ہے۔ اس ضمن میں کفار کو یہ بھی بتا دیا کہ جو ذات اصحاب کہف کو سینکڑوں سال کے بعد از سر نو زندگی عطا فرما سکتی ہے وہ تمہیں بھی روزِ حشر زندگی عطا کر سکتی ہے۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر سے علم و حکمت کے حصول کی اہمیت کا درس دیا کہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کیلئے اپنے خادم یوشع بن نون کے ساتھ کٹھن سفر طے کر کے چلے اور کس طرح ان کی سنگت اختیار کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور جب حضرت خضر علیہ السلام نے ان تین واقعات سے پردہ ہٹایا کہ

میں نے کشتی میں سوراخ اس لئے کیا تھا کہ یہ کشتی ظالم بادشاہ کی دسترس سے بچ جائے اور غریب ملاح کی کمائی کا ذریعہ بنا رہے دوسرے نمبر پر جو دیوار بغیر معاوضہ کے درست کی تو وہ اس لئے کہ یتیم بچوں کے باپ نے مرتے وقت خزانہ دیوار کے نیچے دباتے ہوئے اللہ کی حفاظت میں دیا تھا اگر دیوار گر جاتی تو بستی والے یتیم بچوں کا خزانہ نکال لے جاتے اور بچے اس خزانے سے محروم ہوکر در بدر کی ٹھوکریں کھاتے، تیسرے نمبر پر جس ننھے بچے کو قتل کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی پیشانی پر اللہ کے حکم سے میں نے دیکھ لیا تھا کہ یہ جہنمی ہے کافر ہے اور بڑا ہوا کر اپنے مؤمن والدین کو بھی کفر پر مجبور کرے گا خدشہ تھا کہ والدین اس کی محبت میں اپنا ایمان کھو دیں گے اس لئے اس کا خاتمہ کر دیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک نیک و مومن بچہ عطا کرے گا جو اپنے والدین کو نفع پہنچائے گا۔

ان تمام باتوں سے نکتہ نکلا کہ اللہ کے پیارے اللہ کے حکم سے غیب کی باتیں جانتے ہیں آئندہ زندگی میں کون کیا بنے گا اور دیوار کے نیچے کیا زمین کے اندر کونسا خزانہ ہے۔ ان سب کا علم اللہ کی عطا سے رکھتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کے پیارے اللہ تعالیٰ کے نبی یا عالم باعمل اتنی طاقت رکھتے ہیں تو جن کے صدقے تمام انبیاء کرام علیہم السلام دنیائے کائنات میں آئے وہ ان تمام باتوں کا علم کیوں نہیں رکھتے۔ اعتراضات کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نظر بصیرت عطا کرے۔ آمین

۳۔ ذوالقرنین کا واقعہ بیان کر کے ایک مؤمن حکمران کی خوبیوں کو بیان فرمایا کہ وہ باوجود قوت و اقتدار کے اپنی رعایا کے لئے مہربان، عادل اور شفیق ہوتا ہے۔

تعارف سورۃ مریم

اس سورۃ کا نام مریم، چھ رکوع اور ۹۸ آیات پارہ ۱۶۔

اس سورۃ میں حضرت مریم کا ذکر تفصیل سے کیا گیا کہ کس طرح اس پاک و

طاہرہ عورت مریم کے بطن سے اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور کس طرح آپ کی قوم کے لوگوں نے پاک مریم پر تہمت زنا لگائی تو پنگھوڑے میں عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی والدہ کی صداقت بیان کرنے کے لئے فصیح زبان پروردگار نے عطا فرمائی کہ انسانی عقلیں دنگ رہ گئیں۔ اس سورۃ میں حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر کیا گیا کہ انہوں نے حضرت مریم علیہا السلام کی عبادت گاہ پر کھڑے ہوکر بیٹے کی دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے نیک پاک بندی کی عبادت والی جگہ پر مانگی ہوئی دعا کو شرف قبولیت فرما کر ۱۱۰ سال کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام نبی کی ولادت کی خوشخبری عطا فرمائی۔

نکتہ نکلا کہ اللہ والوں کی عبادت والی جگہ پر کھڑے ہوکر دعا مانگنا سنت انبیاء ہے اور اللہ تعالیٰ ان نیک لوگوں کی نیکی کے طفیل ان کی عبادت والی جگہوں پر مانگی ہوئی دعائیں قبول فرما کر جھولیاں بھر دیتا ہے جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا سنی گئی۔

اس سورۃ کے آخر میں باقیات صالحات کی طرف شوق انگیز انداز میں دعوت دی گئی۔ (رکوع نمبر ۵)

آقا علیہ السلام نے فرمایا...... لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ...... تسبیح و تحلیل کلمہ طیبہ باقیات صالحات ہیں اور یہ وظیفہ ۹۹ تکالیف کے دروازے بند کر دیتا ہے سب سے چھوٹی تکلیف حزن و ملال کی تکلیف ہے۔

تعارف سورۃ طٰہٰ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی آٹھ رکوع اور ۱۳۵ آیات ہیں۔

اسی سورۃ مبارکہ کا نام طٰہٰ ہے یہی کلمہ ہے جس سے اس سورۃ کا آغاز ہوا۔

زمانۂ نزول:

اس سورۃ کو تاریخ میں امتیازی شان حاصل ہے کیونکہ مسلمان ہونے سے

پہلے حضرت عمرؓ بڑے جوش و خروش سے ننگی تلوار لیکر نبی علیہ السلام کو قتل کرنے گھر سے نکلے۔ کسی نے راستے میں جب کہا عمر نبی علیہ السلام کو قتل کرنے سے پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو، جہاں تمہارا بہنوئی اور بہن فاطمہ اپنے نبی پر ایمان لا کر ان پر سو جان سے فدا ہو رہے ہیں۔ غصے سے واپس لوٹے بہنوئی کو مارنا شروع کیا۔ بہن مزاحم ہوئیں تو ان کا سر پھوڑ دیا خون کا فوارہ نکلا یہ منظر دیکھ کر یہ پریشان ہو گئے اور بہن سے وہ کلام سننے کا اظہار کیا جس کے لئے انہوں نے اپنی جان قربان کی قسم کھائی تھی، بہن نے غسل کرنے کا کہا غسل کر کے آئے تو بہن نے اس سورۃ طٰہٰ کی چند پہلی آیات تلاوت کیں جس نے حضرت عمرؓ کی دنیا بدل ڈالی، دل پسیج گیا، آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا اسی وقت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

تعارف سورۃ الانبیاء

پارہ نمبر ۱۷ رکوع ۷ اور آیات ۱۱۲۔

کیونکہ اس سورۃ میں بہت سے انبیاء کا تذکرہ ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنی اپنی قوموں کو ہدایت کی تلقین کرتے ہوئے ایک خدا پر ایمان لانے کی تلقین کی اور بدلے میں اپنی اُمتوں کی طرف سے ملنے والی اذیتوں پر صبر کیسا کیسا کر کے دکھایا ان تمام باتوں کو وضاحت سے بیان کیا گیا اس لئے سورۃ کا نام الانبیاء رکھا گیا۔

تعارف سورۃ الحج

اس سورہ میں دس (۱۰) رکوع اور ۷۸ آیات ہیں مکی صورتوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

اس سورۃ میں حج کا اعلان عام اور حج کے متعلق چند احکام کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اِس سورت کو سورۃ الحج کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ آخر میں حسبنا اللہ ونعم الوکیل فرما کر اپنی کار سازی اور نصرت کا یقین خدائے وند قدوس نے دلا دیا نبی علیہ السلام کی حدیث پاک کا مفہوم کہ ہر خوف سے امن کے لئے یہ وظیفہ پڑھو۔ جو یہ وظیفہ روزانہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ساتوں طرف سے اُسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔

تعارف سورۃ المؤمنون

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس کے ۶ رکوع اور ۱۱۸ آیات ہیں۔ اس سورۃ کا نام مومنون مومنوں کے نام پر رکھا گیا کیونکہ اِس سورۃ میں اُن مومنین کا ذکر کیا گیا جو نورِ اسلام سے اپنے دلوں کو منور کرتے ہیں اور اپنے اعمال اور جذبات کو قرآن کے پیش کئے ہوئے قالب میں ڈھال دیتے ہیں فرمایا کہ جو نور ایمان سے اپنے دلوں کو منور

کریں گے۔ اُن کے سروں پر ہی فلاح دارین کامیابی کا تاج رکھا جائے گا اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے فردوس بریں کی نعمتیں چشم براہ ہیں۔

اس سورۃ میں جو ایمان نہیں لاتے تھے اُنہیں بتایا گیا کہ کسی چیز کا انتظار کر رہے ہو کیا ملک الموت کا یا اللہ کے قہر کا۔

آج بھی وقت ہے۔ ایمان لے آؤ اُس ذات پر جس نے تمہیں پانی کی ایک بوند میں ایک گمنام جرثومے سے پیدا کیا تمہیں ہست سے نیست کیا پھر تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا ذرا آنکھیں کھول کر آسمان کی بلندیوں کو دیکھو وہاں کس کی قدرت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ پانی جو ہر قسم کی زندگی کا سرچشمہ ہے اس کی بہم رسانی کا انتظام کتنی عمدگی سے کر دیا اور لاکھوں میوے قدرت کے اپنے آس پاس رات دن دیکھتے ہو پھر بھی اندھے، بہرے بن کر پتھر کی مورتیوں اور مٹی کے مجسموں کی عبادت کرتے ہو۔ آنکھیں کھولو، ہوش کے ناخن لو اور سچی توبہ کر کے پاک پروردگار کے ماننے والوں میں شمار ہو جاؤ۔ نور ایمان سے اپنے دلوں کو منور کر لو تو جنت کے آٹھوں دروازے تمہارے لئے بھی کھول دیئے جائیں گے اور تم بھی ایمان کی روشنی میں خراماں خراماں جنت چلے جاؤ گے۔

تعارف سورۃ النور

اس سورۃ پاک کا نام النور ہے جو اس سورت کی آیت نمبر ۳۵ اللہ نور السمٰوات والارض سے ماخوذ ہے۔ اس کی آیات ٦٦ ہیں۔

گھر معاشرہ میں خشت اوّل ہے گھر کے ماحول کو پاکیزہ اور فرحت بخش بنانے کے لئے اسلام نے بڑے بڑے سنہری اُصول سورہ نور میں خاص کر خواتین کو عطا فرمائے ہیں۔ اسلام اپنے ماننے والوں کے گھروں کو پُر مسرت اور خوشگوار دیکھنا چاہتا

ہے۔ اس نے اس ارشادات اور ہدایات کے ساتھ اوامر و نواہی کا ایک ایسا مربوط نظام پیش فرمایا جس کی بدولت یہ مقصد انہی جملہ ذیبائیوں اور برکتوں کے ساتھ ظہور پذیر ہو سکتا ہے یہ سورۃ انسان کی خانگی زندگی کے متعلق واضح ہدایات اور احکامات پر مشتمل ہے۔

□ اس کا نام اللہ نے النور فرمایا جو اس بات کی طرف رہنمائی کر رہا ہے کہ جس معاشرے میں یہ نظام پوری طرح نافذ کیا جائے وہاں کا ہر گھر سچی مسرتوں کے انوار سے جگمگا رہا ہوگا۔

□ اس امن و برکت والی سورۃ کا اکثر حصہ خانگی زندگی کے متعلق واضح ہدایات اور احکامات پر مشتمل ہے۔ اس میں ہر مومن مرد و عورت کو اس بات کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے کہ وہ خود اپنے دامن عصمت کو ہر آلودگی سے پاک و صاف کر لیں۔ اس کا طریقہ بتایا گیا کہ ہر مومن مرد و عورت اپنی نظریں نیچی رکھیں کیونکہ آنکھوں میں شرم و حیا جب ہوتی ہے تو دل کی دنیا فاسد خیالات سے محفوظ رہتی ہے، لیکن جب آنکھیں نور حیا سے محروم ہو جاتی ہیں جب شرم و حیاء کا پردہ چاک ہو جاتا ہے تو پر سکون جذبات میں آگ سی لگ جاتی ہے۔

پردہ:

اسلامی پردے کے قواعد و ضوابط کو پوری شرح و بسط سے ذکر فرما دیا گیا تا کہ گوہر عصمت کی آب و تاب کو ماند کرنے کی کوشش اسلامی معاشرہ میں پروان نہ چڑھ سکے۔

حدِ زنا:

اتنا اہم اور نازک ہے کہ صرف ہدایات و ارشادات پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ جو بے حیا حدا اعتدال سے تجاوز کرے گا اُس کے لئے عبرتناک سزا کوڑوں کی دی

جائے گی۔ شادی شدہ کے لئے سنگساری کا حکم اور کنواری عورت و مرد کے لئے ۵۰ کوڑے قتل میں تو دیت لے کر قاتل کو بچایا جا سکتا ہے، لیکن اس زنا میں کوئی معافی نہیں بلکہ مجرموں کو سرعام سخت سزا دینے کا قانون نافذ کیا گیا تاکہ پتہ چلے کہ قرآن عصمت و ناموس کو انسانی زندگی سے بھی زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

شادی کا اہتمام:

اس سورہ میں غیر شادی شدہ مرد و عورت کی شادی کا اہتمام کرنے کا بھی حکم دیا گیا تاکہ انکا وجود ہر وقت انسانی نظام کے لئے خطرہ نہ ہو۔

- □ اس کے علاوہ اسلام نے گھر کی چار دیواری کا بڑا احترام ملحوظ رکھا بغیر اطلاع دیئے اور اجازت لئے کسی کے گھر کے اندر قدم رکھنا بلکہ جھانکنا بھی ممنوع قرار دے دیا اور کسی کے ہاں جانے کے پورے آداب سکھلا دیئے تاکہ ہر شخص اپنے گھر میں آرام کر سکے اور پروگرام کے مطابق کام کر سکے۔
- □ مسلمانوں کو یہ بھی ہدایات کی گئیں کہ اگر صاحب خانہ تمہیں اندر آنے کی اجازت نہ دے تو غصے سے لال پیلے نہ ہو جاؤ اور اُس شخص پر برسنا شروع نہ کر دو بلکہ بڑی کشادہ دلی سے اس کی معذوری کو تسلیم کرو اور خوشی خوشی واپس چلے آؤ۔
- □ اس سورہ میں عہد رسالت کے انتہائی المناک اور روح فرسا واقعہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو تاریخ میں واقعہ افک کے نام سے مشہور ہے۔

اسلام کے دشمن اسلام کی روز بروز ترقی کو دیکھ کر سیخ پا ہوتے رہتے تھے۔ کھل کر مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی باطنی خباثت روز بروز نئے فتنے جگا کر مسلمانوں کو پریشان کرتی رہتی تھی۔ ان کے سرغنہ سردار عبداللہ بن ابی نے ایسی چال چلی جس نے

قیامت ہی برپا کر دی، اسلامی معاشرے کا عضو عضو درد سے چیخ اُٹھا۔ ساری فضا سوگوار ہو گئی اور شکوک و شبہات کا اندھیرا چھا گیا۔ ان ظالموں نے سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ اُس پاک ہستی کو اپنی بہتان تراشی کا ہدف بنایا جن کا تعلق دو جہاں کے والی سے براہِ راست تھا، جس کی گردِ راہ بھی راہروان جادہ راہ کے لئے نور افشاں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خانوادہ رسالت کی عظمت و طہارت کی گواہی خود زبانِ قدرت سے قرآن کی سورہ نور میں دے دی۔ وہ آیات نازل فرمائیں جن سے فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا اور منافقین کو یقین ہو گیا کہ ان کی کوئی چال کوئی حربہ کوئی سازش اسلام کے شجرہ طیبہ کو اکھیڑ نہیں سکتی۔

اِس سورہ میں اللہ نور السمٰوات والارض کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

- □ آخر میں سورۃ کے اس وعدہ کا ذکر کیا گیا جو عرش و فرش کے مالک نے ہر اُس قوم سے کیا جو اس ضابطہ حیات کو اپنائے اور ایسا معاشرہ تشکیل دے جس کا تفصیلی خاکہ یہاں پیش کیا گیا اور تاریخ عالم گواہ ہے کہ جب غلامانِ مصطفیٰ نے اسے اپنایا تو اللہ نے یہ وعدہ پورا فرمایا اگر ہم بھی صدق دل اور حسن نیت سے اس وعدہ کو پورا کریں گے تو اللہ کریم بھی اپنا وعدہ یقیناً پورا فرمائے گا۔

تعارف سورۃ الفرقان

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، اس میں چھ رکوع ۷۷ آیات ہیں۔

اس سورۃ کا نام فرقان ہے جس کا مطلب ہے حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ اس سورۃ میں قرآن، رسالت اور توحید اس کے بعد ان میں سے ہر ایک موضوع پر مشرکین نے جو اعتراضات کئے ان کے جوابات ملے اور اُن کے شکوک کا ازالہ کیا۔

تعارف سورۃ الشعراء

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی پارہ ۱۹ رکوع ۱۱ اور ۲۲۷ آیات ہیں۔
اس سورۃ کا نام شعراء ہے کیونکہ اس کی آیت نمبر ۲۲۴ میں یہ لفظ مذکور ہے۔ اس کا مطلب ہے کسی شاعر کا کلام۔

نبی رؤف رحیم ﷺ کے شب و روز مشرکین اور اپنی قوم کو سمجھانے میں گزر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات پڑھ پڑھ کر سنائی جا رہی ہیں اور رات کی تاریکی میں بارگاہ خداوندی میں التجائیں ہوئی ہیں۔ یوں دن و رات بسر ہو رہے ہیں لیکن نتیجتاً کفار و مشرکین کی ضد اور بت پرستی میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے، جس سے طبیعت اداس رہتی ہے اور خاطر عاطر پہ غم کے بادل چھائے رہتے ہیں۔ اللہ کریم تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں پیارے کیوں رنجیدہ خاطر اور اداس رہتے ہو۔ آپ نے تبلیغ دین کا فرض احسن طریقے سے نبھایا اگر یہ بد بخت ایمان نہیں لاتے تو یہ ان کی عقل کا قصور ہے۔ آپ کا شفیق دل تو یہ چاہتا ہے کہ سب مومن ہو کر راہِ ہدایت پا لیں کوئی گمراہ نہ ہو، لیکن اس طرح انسان کو مجبور و بے بس کر کے ہدایت پر گامزن کرنا ہماری حکمت کے بھی خلاف ہے اور شرفِ انسانی بھی اس کا تقاضہ نہیں کرتا۔

□ اس کے بعد سات جلیل القدر انبیاء کا ذکر بڑی شرح و بسط سے فرمایا گیا، آخری رکوع میں بتا دیا کہ جس قرآن کو یہ ماننے سے انکار کر رہے ہیں کان کھول کر سن لیں یہ وہ کلام ہے جسے رب العالمین نے پہلے نبی پاک ﷺ کے قلب پاک پر نازل کیا وہ نظیر للعالمین ہے اور ان کا دلیری کے ساتھ یہ کہنا کہ جی یہ قرآن تو کسی شاعر کا کلام ہے یا اسے خود گھڑ لیا گیا ہے۔ انتہائی حماقت اور بیوقوفی ہے ان کی بدبختی ہے کہ ان شیاطین کی لادینی باتیں اور

کہاں اس کتاب مقدس کا اعجاز بیان اور حسن و جمال ذرا سوچو ان میں کوئی ذرا سی مناسبت بھی ہے۔

تعارف سورۃ النمل

اس سورہ پاک کا نام النمل (چیونٹی) ہے کہ جو لفظ آیت نمبر ۱۸ میں مذکور ہے اس کی ۹۳ آیات اور سات رکوع ہیں اور مکہ مکرمہ میں نزول ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں اور جانوروں کی بولیاں سکھا دیں۔ ہوا یوں کہ ایک دن آپ چیونٹیوں کی وادی سے گزرے تو ایک چیونٹی کہنے لگی اے چیونٹیو جلدی اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ کہیں سلیمان کا لشکر تمہیں کچل ہی نہ دے اور انہیں معلوم ہی نہ ہو کہ تم پر کیا گزری ہے۔ یہ سن کر سلیمان علیہ السلام ہنستے ہوئے مسکرائے اس چیونٹی کی بات بھلی لگی۔ عرض کرنے لگے میرے مالک مجھے توفیق بخش کہ میں تیرا شکر کروں اس نعمت عظمٰی پر جو تو نے مجھے اور میرے والدین پر فرمائی اور مجھے توفیق دے کہ میں تیرے پسندیدہ کام کروں اور شامل کر لے مجھے اپنی رحمت کے باعث اپنے بندوں میں جو نیک و صالح ہوں آیت نمبر ۱۹ میں یہ دعا یاد کر لیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم پر شکر کے ساتھ ساتھ اپنے پسندیدہ محبوب کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

تعارف سورۃ القصص

اس سورۃ مبارکہ کا نام القصص ہے رکوع ۹ آیات ۸۸ میں مکی زندگی کے درمیانی عہد میں نازل ہوئی۔ القصص کا مطلب ہے قصہ بیان کرنا۔

اس سورۃ میں موسیٰ علیہ السلام اور قارون کے پاس جو دولت ہے اس کا بیان کیا گیا کہ قارون کے پاس جو دولت و سیم زر ہے اس کا شمار آسان نہیں صرف اس کی دولت کا

اندازہ اس سے لگائیے کہ اس کے خزانوں کی چابیاں اونٹ اٹھاتے ہیں تنومند جماعت بھی اٹھا نہیں سکتی۔ دولت کی اس ریل پیل کے باوجود اتنا سخت کنجوس اور سینہ اتنا تنگ ہے کہ اگر اللہ کے پیارے کلیم موسیٰ علیہ السلام نصیحت کرتے ہیں کہ احسن کما احسن الیك نورہ اسے خاطر میں لانے کے لئے تیار نہیں بلکہ بڑی بے حیائی سے اپنے رزق دینے والے کی کرم گستری کا انکار کر لیتا ہے اور برملا کہتا ہے کہ یہ دولت وسیم و زر کے انبار جو میرے پاس ہیں مجھے خدا نے نہیں دیئے بلکہ یہ سب تو میری ذہانت و فطانت معاملہ فہمی اور کاروباری ثمر کا نتیجہ ہے۔

آج آپ کو بھی سوچنا ہوگا کہ آپ کا شمار کہیں قارون جیسے لوگوں میں تو نہیں جنہیں رب مالا مال کر دے خزانوں کے انبار دے دے اور وہ شرفِ انسانی کی قبا کو تار تار کر رہے ہوں۔ انسانیت سسکتی ہو، یتیم بچے اور بچیاں بلکتے ہوں بیوہ عورتیں آشیانے کو ترستی ہوں۔ عید کی خوشیاں حاصل کرنے کے لئے نظریں اہل ثروت کے دروازے پر لگی ہوں اور انہیں خبر ہی نہ ہو اپنی دنیا میں مست ہو کہ کہہ رہے ہوں یہ سب کچھ تو ہمارے بچوں کی اور خاوندوں کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ خدارا آج ہی اگر کچھ ایسا ہے تو توبہ کر لو ورنہ اہل ثروت کی کنجوسی اور اللہ کی راہ میں نہ خرچ کرنے کی عادت انہیں زیر و زبر کر دے گی قیامت کے دن ان کی دولت عذاب کی صورت میں سامنے آئے گی کہیں آپ بھی اس دن ان سختیوں میں شامل نہ ہو جائیں۔

تعارف سورۃ العنکبوت

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس کے ۷ رکوع ۶۹ آیات ہیں۔

اس سورۃ کا نام العنکبوت معنیٰ مکڑی اس لئے رکھا گیا کہ کفارِ مکہ کو اپنے مٹی کے بنائے ہوئے مجسموں، مورتیوں اور ان جیسے بے شمار خداؤں پر گھمنڈ تھا وہ کہتے تھے

کہ ہمارے اتنے خداؤں کی موجودگی میں ہمیں ایک خدا سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں جو محمد ﷺ کا خدا ہے۔ اس کے علاوہ دولت کی ریل پیل ان کے پاس تھی۔ وہ کعبہ کے خدمت گزار بھی تھے۔ سب قبائل کے دل میں اللہ نے ان کی عزت بھی ڈال دی تھی۔ شجاعت و مردانگی اور جنگی مہارت میں بھی ان کا کوئی جواب نہ تھا۔ ان حالات کے پیش نظر انہیں اپنے مستقبل کی کوئی فکر ہی نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کو فرماتے ہیں کہ اے حبیب ان کے سارے آسرے اور سہارے ایک مکڑی کے جالے کی مانند ہیں آیت نمبر ۴۰ میں اللہ فرماتا ہے۔ ان اوہن البیوت العنکبوت اور تمام گھروں میں کمزور ترین گھر مکڑی کا ہے۔ جو ایسے کمزور اور بودے گھر میں بستا ہو۔ پھر قہر خداندی کی بجلیوں کو دعوت دے رہا ہو اس سے زیادہ بھی کوئی احمق ہو سکتا ہے؟ ہرگز ہیں۔

تعارف سورۃ الروم

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں چھ رکوع اور ۱۶۰ آیات ہیں

اس سورۃ میں نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کا ذکر فرمایا گیا جو آپ ﷺ نے کی غیب کی آنکھ دیکھ رہی تھی فرمایا رومی ضرور غالب آئیں گے اور ایسا ہی ہوا اللہ! کیا شان رکھتی ہیں حبیب خدائے کبریا کی آنکھیں جن میں سارا جہان سمٹ کر آ گیا اس سورۃ روم میں بھی اللہ تعالیٰ نے رومیوں کے غلبہ اور مسلمانوں کی فتح یابی و مسرت و شادمانی کی جو خبر دی تھی وہ جنگ بدر میں پوری ہوئی اور دس سال کے کم عرصہ میں رومیوں کو بھی غلبہ حاصل ہو گیا۔

تعارف سورۃ لقمان

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس کے ۴ رکوع اور ۳۴ آیات ہیں۔

اس سورۃ میں حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر کیا گیا جو نبی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق نبی نہیں تھے۔ بلکہ بہت بڑے طبیب اور غور وفکر کے خوگر اور یقین کی دولت سے مالا مال تھے اللہ سے نہایت محبت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے محبت کی اور اُنہیں حکمت کی دولت سے مالا مال کیا۔

اس سورۃ میں آپ نے اپنے فرزند پہلے بیٹے کو اللہ کی عطا کی ہوئی حکمت کی دولت سے چند سچے موتی جو عطا کئے انکا ذکر قرآن کریم میں ہو رہا ہے اور اس کے ذکر کی وجہ سے ہی اس سورہ کا نام لقمان رکھا گیا۔

سب سے پہلے آپ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ شرک جیسی آلودگی سے اپنا دامن پاک رکھنا اللہ ایک ہے اس کی عبادت کرو کوئی اور لائق پرستش نہیں ہے۔ اس پر بھروسہ رکھتے ہوئے مانگتے رہو ضرور ایک نہ ایک دن اس کی رحمت کے دروازے کھلیں گے اور دعاؤں کی قبولیت کی نوید ملے گی۔

اس کے بعد اپنے والدین کی اطاعت کرو ان کی رضا میں ہی رب کی رضا ہے اُن کا شکر بجالاؤ لیکن خبردار اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں ماں باپ کی محبت آڑے نہ آئے۔ پہلے اپنے پروردگار کی مانو پھر اپنے والدین کی اطاعت رب کی اطاعت کے ساتھ کرو تو کامیابیاں تمہارا مقدر ہوں گی پھر فرمایا اے میرے بیٹے یقین رکھو اللہ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں رائی کے دانے کے برابر بھی کچھ آسمان میں یا زمین میں ہو تو رب اسے بھی لے آئے گا کیونکہ وہ بڑا باریک بین ہر چیز سے باخبر ہے۔

پھر فرمایا نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم اور برائی سے روکتے رہو اور ہر مصیبت میں صبر کرو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

اور اپنے گال پھلا کر لوگوں سے بات نہ کرو اور نہ زمین پر اکڑ کر چلو بلکہ عاجز بندے بن کر رہو اور اپنی چال بھی درمیانی رکھو۔ پھر فرمایا بولنے میں اس بات کا خیال

رکھو کہ آواز دھیمی ہو جلد جلد بولنا اللہ کو پسند نہیں اور سب ناپسندیدہ آوازوں میں گدھے کی چیخ چیخ کر آواز ہے جو چیختا ہے۔

تعارف سورۃ السجدہ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس کی تیس (۳۰) آیات اور تین رکوع ہیں۔

سورۃ کا نام سجدہ اس لئے رکھا گیا کہ نبی علیہ السلام کفار ومشرکین کو ہمیشہ تین باتوں کی تلقین کرتے۔ (۱) خدا ایک ہے صرف اس کی پوجا کرو اس کے ساتھ شریک نہ کرو (۲) جو قرآن میں تمہیں پڑھ کے سناتا ہوں وہی اللہ کی سچی کتاب ہے اور اُس نے تمہاری ہدایت کے لئے مجھ پر نازل کی ہے۔ (۳) مرنے کے بعد قیامت کے دن تمہیں بھلایا نہیں جائے گا بلکہ تمہارے ہر اچھے اور برے عمل کی باز پرس ہوگی اور سزا و جزا بھی دی جائے گی ان کفار مکہ کو ان تین باتوں سے چڑ تھی وہ نہ مانتے اور نہ ہی رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے اللہ کریم نے فرما دیا پیارے انہیں چھوڑ دے ان کے حال پر ان کی اصلاح کے لئے خواہ مخواہ اپنے آپ کو ہلکان نہ کرو یہ آپ کی دعوت کو قبول کرنے اور سجدہ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ ہمارے بندے ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب انہیں دعوت دی جاتی ہے تو سجدہ کرتے ہیں۔ یہ بدبخت تو ایمان ہی نہیں لائے تو سجدہ کیونکر کریں گے۔

تعارف سورۃ الاحزاب

مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی ۹ رکوع اور ۳۷ آیات ہیں پارہ ۲۱

اس سورۃ پاک کا نام الاحزاب ہے جو اس سورۃ کی آیت نمبر ۲۰ میں مذکور ہے نیز اس میں غزوہ احزاب کا تفصیلی ذکر ہے جو نتائج کے اعتبار سے ایک فیصلہ کن جنگ تھی اسی لئے اس سورۃ کو اسی نام سے معنون کیا گیا۔

مضامین:

اس سورۃ مبارکہ میں تاریخ اسلام کے اہم مضامین اہم واقعات بیان کئے گئے ہیں حضور ﷺ کی خانگی زندگی کے کئی گوشوں کو آشکار کیا گیا ازدواج مطہرات اور خاندان رسالت کو خصوصی ہدایت و ارشادات فرمائے گئے مسلم معاشرہ میں مرد و زن کے آزادانہ اختلاط کو روکا گیا۔ پردہ کے نظام کو بروئے کار لانے کے لئے ابتدائی ہدایات دی گئیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمادیا گیا۔ ان تمام امور نے اس سورۃ کو بڑی اہمیت بخش دی۔

آغاز:

اس سورۃ کے آغاز میں عہد جاہلیت کی رسوم و عادات پر ضرب کاری لگائی گئی اور ان کی دو رسموں کا یہاں قلع قمع کر دیا گیا۔ پہلی اس وقت یہ رواج تھا کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو ماں کہہ دیتا تو ہمیشہ اُس پر حرام سمجھی جاتی یہ بالکل لغو بات تھی زبان ہلانے سے بیوی ماں نہیں بن جاتی اس لئے اس رسم کو باطل قرار دے دیا لیکن بیوی کو ماں کہنا انتہائی بدتمیزی اور پرلے درجے کی حماقت ہے۔ اس لئے اس بات سے سختی سے روکا بھی گیا اور کفارہ ادا کرنا بھی لازم قرار دیا گیا۔

دوسری بری رسم یہ تھی کہ جب کوئی کسی کو اپنا متبنیٰ (لے پالک) بیٹا بنالیتا تو وہ ہر لحاظ سے اس کا حقیقی بیٹا شمار ہوتا۔ وراثت میں حصے دار بن کر دوسرے اصلی وارثوں کو جائیداد سے محروم کر دیتا۔ اس طرح گھر والوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط حقیقی بیٹے کی طرح اپناتا جس سے کئی اخلاقی قباحتیں جنم لینے لگیں۔ ضروری تھا کہ اس قبیح رسم کی بیخ کنی کر دی جاتی اس لئے اللہ کے حکم سے حضور ﷺ نے اپنے لے پالک بیٹے زید کی طلاق یافتہ بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کر کے اس بری رسم کا خاتمہ کر دیا

اگرچہ بدفطرت لوگوں نے طوفان بدتمیزی برپا کیا لیکن آنحضرت ﷺ کی آفتاب سے تابندہ تر زندگی اور سیرت کے سامنے وہ فتنہ اپنی موت آپ مر گیا۔

اس سورۃ میں نبی علیہ السلام کی گھر والیوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اگر تمہیں دنیا کی آسائشیں لذتیں عزیز ہیں تو پھر تم اللہ کے محبوب رسول کے گھر کی زینت نہیں بن سکتیں یہ اعلان سنتے ہی ازدواج مطہرات کے لبوں سے یہ کلمات جاری ہو گئے کہ

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

ان تمام امور کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام کو جن خصوصی انعامات، عظیم احسانات سے سرفراز فرمایا ان کا دل فریب انداز میں ذکر فرمادیا تاکہ جن وانس بلکہ ساری کائنات کو پتہ چل جائے کہ وہ ہستی جو قران کریم جیسی عظیم البرکت کتاب لے کر تشریف لائی جو اسلام جیسے دین فطرت کی والی بن کر آئی اس کی شان اپنے بھیجنے والے کی بارگاہ میں کیا ہے تاکہ کوئی کند ذہن کسی تاویل سے اللہ کے محبوب کی شان کا انکار نہ کر سکے۔ تفصیل کے لئے قبلہ حضرت صاحب کا رسالہ "شانِ محبوبی کے پھول" مطالعہ کریں۔

فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ اور سراج منیر ہے۔ اس سراج منیر کے اُفق پر طلوع ہونے کے بعد چراغوں، ستاروں اور چاند کی روشنی کی ضرورت نہ رہی اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ نیز فرمایا میرا محبوب سب صداقتوں کی سچائی کا گواہ ہے۔ اس کا وجود، اس کی صفات، اس کے اقوال، اس کے اعمال، اس کے سارے احوال اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ یہ سراج منیر بن کر تشریف لایا ہے پھر فرمایا میں اور میرے فرشتے اس نبی پر درود پڑھ کر اس کی ثناء کر رہے ہیں، اے ایمان والو تم بھی میرے محبوب رسول پر قائد انسانیت پر، اِس آفتاب عالم تاب پر درود و سلام بھیجو۔

مقام مصطفیٰ کیا ہے خدا جانے نبی جانے۔ درود پاک کی برکات کے لئے آب کوثر کا محبت سے مطالعہ کریں۔

يَآيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾

''اے نبی مکرم ﷺ بیشک ہم ہی نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بھی۔'' (سورۃ الاحزاب:۴۵)

تعارف سورۃ سباء

سورۃ کا نام سبا ہے۔ ۶ رکوع ۵۴ آیات ہیں۔

یہ لفظ آیت نمبر ۱۵ میں موجود ہے۔ سباء بستی کا ذکر اس سورۃ میں اس طرح کیا گیا کہ اس بستی کے رہنے والے بڑی خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے۔ سرسبز و شاداب باغ، لہلہاتے ہوئے کھیت اور ان میں رواں نہروں نے اس بستی کو باعث رشکِ فردوس بنا دیا تھا، لیکن جب وہ اپنے رب غفور کو بھول گئے نفس پروری اور شیطان کی پیروی اختیار کر لی تو ہر چیز ملیا میٹ کر دی گئی اس واقعے کا بڑے دلنشین پیرائے میں ذکر کر کے نافرمانی اور سرکشی کرنے والوں کو یہ سمجھایا کہ انکا انجام بڑا عبرتناک ہوگا۔

تعارف سورۃ یٰسین

اس سورۃ مبارکہ کا نام یٰسین ہے۔ اس کے پانچ رکوع اور ۸۳ ایات ہیں۔

ترمذی کی حدیث شریف ہے کہ ہر چیز کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب یٰسین ہے۔ ابوداؤد شریف کی حدیث میں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اپنے اموات یعنی مرنے والوں پر یٰسین پڑھو۔

اسلام کی روز بروز ترقی سے مشرکین گھبرا گئے تھے کیونکہ اسلامی دعوت تیزی سے سعادت مند روحوں کو اپنی طرف کھینچنے لگی تھی بہرحال نبی علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوا

کہ اسلامی دعوت کے تین بنیادی اصولوں کو بتا کر ایمان لانے کی دعوت دیجئے یعنی توحید، رسالت اور قیامت چونکہ مدت دراز سے سرزمین عرب نورِ نبوت سے محروم چلی آرہی تھی صدیاں بیت گئی تھیں لیکن اس علاقے میں کوئی نبی نہیں آیا تھا، اس لئے انہوں نے حضور ﷺ پر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ انہیں غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ایک تباہ شدہ بستی کا حال سنایا جا رہا ہے کہ اسی بستی کے رہنے والوں نے اپنے نبی کو جھٹلایا تو وہ ہلاک و برباد ہو گئے تم ان کی روش اختیار نہ کرنا وگرنہ تمہارا انجام بھی انہی جیسا ہوگا۔

اس سورۃ میں بندہ مومن کا ذکر بھی کیا گیا وہ حبیب بن نجار جس کی قوت ایمانی اور جذبہ فروشی آج بھی ہمارے مردہ دلوں کو نئی زندگی بخش رہی ہے۔

اس کے بعد اپنی قدرت و حکمت اور توحید کے تکوینی دلائل پیش فرمائے اور پوچھا ذرا بتاؤ تو بنجر زمین پر کون مینہ برساتا ہے کس کے حکم سے غذائی اجناس اور رنگ برنگے پھول بکثرت پیدا ہوتے ہیں چاند و سورج کے طلوع و غروب اور اپنے اپنے وقت پر انکا آنا اس طرف متوجہ کیا گیا پھر پوچھا گیا کہ بھاری و بھرکم کشتیاں کس کے حکم سے سامان اور مسافروں کو اٹھائے سمندروں میں ایک ملک سے دوسرے ملک لے جا رہی ہیں۔

انسان جس کی تخلیق ایک قطرہ آب سے کی گئی وہ کس ڈھٹائی سے قیامت کا انکار کر رہا ہے۔ وہ پوچھتا ہے مرنے کے بعد ان بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا اے حبیب پیارے فرما دیجئے جس نے تمہیں پہلے زندگی بخشی تھی وہی ذات قیامت کے روز تمہیں قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے گی اور جواب دہی کے لئے اپنی عدالت میں پیش کرے گی۔

اس سورۃ میں دو چیزیں اصل توجہ کی مستحق ہیں آیت نمبر ۴۷ میں سرمایہ دارانہ

ذہنیت کو بے نقاب کر دیا کہ جب ان سرمایہ داروں کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے ضرورت مند بھائیوں کی مدد کرو تو ڈھٹائی سے کہہ دیتے ہیں جنہیں رب نے رزق نہیں دیا ہم کون ہوتے ہیں انہیں دینے والے، ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے والے درحقیقت ان کا یہ جواب محض اپنی کنجوسی اور بخل پر پردہ ڈالنے کی بھونڈی کوشش ہے۔ دولت کے لالچ میں تمام حدود کو روندتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھلا ایسی بات کہنے کا حق کس نے دیا ہے۔ انہیں صرف دولت سے اتنی محبت ہے کہ وہ اس سے بچھڑنا ہی نہیں چاہتے اور کسی محروم کی محرومی پر اور یتیم اور بیوہ کی حالت زار کو دیکھ کر انہیں ذرہ برابر ترس نہیں آتا یہ احسان فراموش لوگ ہیں جس طرح انہوں نے اللہ کے فرمان کو فراموش کر دیا اللہ کی ضرورت مند مخلوق کی مدد نہ کرکے اُنہیں بھلا دیا قیامت کے دن انہیں بھی بھلا دیا جائے گا۔

تعارف سورۃ الصافات

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ۵ رکوع ۸۲ آیات ہیں یہ لفظ سورۃ کی پہلی آیت میں ہے۔ اکثر علماء تفسیر نے الصافات کا معنی صفیں باندھ کر کھڑے ہونے والے کیا ہے اور بعض علماء کرام نے یہ مفہوم بنایا ہے کہ پر پھیلا کر اللہ کے حکم کے منتظر کھڑے ہونے والے فرشتے کہ جب حکم خداوندی ہو تو پر پھیلانے میں بھی دیر نہ لگے۔

تعارف سورۃ ص

اس سورۃ کا نام پہلی آیت میں مذکورہ ہے۔ اِس کے پانچ رکوع اور ۸۸ آیات ہیں جب ابو طالب بیمار ہو گئے قریش آپ کی عیادت کے لئے آئے اتنے میں آقا علیہ السلام بھی تشریف لے آئے۔ حضرت ابو طالب سے قریش نے آپ ﷺ کی

شکایت کی یہ ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے۔ حضرت ابو طالب نے پوچھا آپ ان سے کس چیز کا مطالبہ کرتے ہیں جواب میں فرمایا صرف اتنا کہہ دیں لآ الہ الا اللہ جب اتنا سنا تو غصے سے آگ بگولا ہو گئے اور بہانے بناتے ہوئے چل پڑے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جن میں ان کے بتوں کی مذمت کی گئی۔

تعارف سورۃ الزمر

۸ رکوع اور ۷۵ آیات ہیں مکہ مکرمہ میں نزول ہے۔

زمر کا مطلب ہے دوزخ کی طرف گروہ در گروہ

پہلے قیامت کے احوال کا ذکر ہوا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو اپنے داہنے دست قدرت میں لپیٹ لے گا پھر جب اسرافیل کو حکم ہو گا صور پھونکا جائے گا تو سب غش کھا کر گر پڑیں گے سوائے اُن کے جنہیں اللہ چاہے گا بیہوش نہ ہوں گے پھر زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اُٹھے گی پھر انبیاء اور شہداء اور دوسرے گواہ لائے جائیں گے اور دفتر عمل رکھ دیا جائے گا ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور رتی بھر بھی ظلم نہیں ہو گا پھر کافروں کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا گروہ گروہ بنا کر تو ان پر جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے چونکہ زمر کا مطلب گروہ در گروہ ہے اس لئے اس آیت میں استعمال ہونے والے لفظ کے نام پر ہی سورۃ کا نام رکھا گیا۔

تعارف سورۃ المومن

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں ۹ رکوع اور ۵۰ آیات ہیں۔

سورۃ المومن کو سورۃ غافر اور سورۃ الطول بھی کہا جاتا ہے۔

اس سورۃ کا نام مومن اس لئے رکھا گیا کہ جب فرعون نے اپنے وزیر ہامان

اور دیگر اہم شخصیات جنہیں اُس نے دربار میں بلایا تھا اُن سے مشورہ کر کے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے منصوبے کی تائید چاہی تو وہ بولے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا ہی بہتر ہے۔ وگرنہ وہ تمہارے عقائد بگاڑ دے گا اور ملک کے کونہ کونہ میں فتنہ وفساد کی آگ پھیلا دے گا۔ اس وقت ایک قبطی قوم کا ایک فرد جس نے ابھی تک اپنا ایمان ظاہر نہیں کیا تھا اُٹھ کھڑا ہوا اور اس وقت موسیٰ علیہ السلام کا دفاع کیا اور کہا کیا تم قتل کرنا چاہتے ہو ایک شخص کو صرف اس وجہ سے کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے حالانکہ وہ لے آیا ہے تمہارے پاس دلیلیں ید بیضاء لاٹھی کا سانپ بننا تمہارے رب کی طرف سے۔ اے میری قوم یہ تو بتاؤ آج تو حکومت تمہاری ہے لیکن تمہیں کون بچائے گا اللہ کے عذاب سے جب وہ لے کر آجائے باز آجاؤ اگر تم نے اپنے نبی سے اس طرح کا سلوک اور بدتمیزی کی تو پہلی قوموں کی طرح تم پر بھی عذاب نازل ہوگا۔ جب فرعون نے یہ باتیں سنیں تو لاجواب ہو کر رہ گیا وہ بدبخت کیا جانے کہ جب دل میں نور ایمان بھر جاتا ہے تو بندہ مومن کس طرح رب کی شان بیان کرنے لگتا ہے۔

تعارف حٰم السجدہ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ۶ رکوع اور ۵۴ آیات ہیں متعدد سورتوں کی طرح اس سورۃ کی ابتداء بھی حٰم سے ہوئی۔

یہ سورۃ جس میں اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کا ذکر کیا لیکن ساتھ ہی فرما دیا کہ وہ قابل پرستش نہیں ہیں۔ اُن کو مت سجدہ کرو کیونکہ بہت سارے مشرک سورج اور چاند کو خدا مانکر سجدہ کیا کرتے تھے۔ انہیں اس شرک سے باز رہنے کی تاکید کی جا رہی ہے اور ساتھ ہی فرمایا جا رہا ہے کہ صرف اور صرف ایک اللہ کو سجدہ کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اگر تم واقعی اُس کے پرستار ہو۔

تعارف سورۃ الشوریٰ

پانچ رکوع اور ۵۳ آیات ہیں۔ آیت نمبر ۳۸ میں شوریٰ کا لفظ موجود ہے شوریٰ کا مطلب ہے باہمی مشورہ، اس سورۃ میں اہل ایمان کی خوبیوں اور خصائل حمیدہ کا بیان کیا گیا ایک خوبی تو ان کی یہ کہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور کبیرہ گناہوں اور بے حیائی سے دور رہ کر اپنا دامن پاک رکھتے ہیں جب انہیں تکالیف اور دُکھ آتے ہیں تو صبر کا دامن تھام لیتے ہیں جب رب کی طرف سے دین کی خدمت کرنے کا بلاوا آئے تو لبیک کہتے ہیں اور ان کی جس خوبی کا ذکر اس سورۃ میں کیا گیا وہ یہ ہے کہ کوئی بھی مشکل درپیش ہو یا جنگ میں جانے کا ارادہ ہو تو مجلس مشاورت منعقد کرتے ہیں اور آپس میں مشورہ کر کے پھر کام کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجلس شوریٰ کا اہتمام کرتے جس میں جلیل القدر صحابہ شرکت کرتے تمام ملکی، سیاسی، جنگی اور قانونی معاملات زیرِ بحث آتے اور مجلس کے فیصلہ کے مطابق ہی عمل کیا جاتا۔

تعارف سورۃ زخرف

۷ رکوع نواسی (۸۹) آیات ہیں۔ آیت نمبر ۳۵ میں زخرف کا کلمہ استعمال ہوا۔ جس کا مطلب ہے جو گوناں گوں نقش ونگار سے آراستہ ہو اس وجہ سے سونے کو بھی زخرف کہتے ہیں کہ یہ بھی زیب وآرائش کا ذریعہ ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سارے لوگ گمراہ ہو جائیں گے تو ہم کفار کو اتنی دولت دے دیتے کہ ان کی سیڑھیاں، چھتیں گھر کی دیواریں سب کچھ سونے چاندی کا بنا ہوتا یہ پسندیدہ چیزیں ناپسندیدہ لوگوں کو بھی دے دیتے کیونکہ دنیا اور دنیا دار اللہ کی بارگاہ میں مچھر سے بھی زیادہ بہتر ہیں۔

یہ سب کچھ محض چند روزہ دنیا میں کام آنے والا ہے دنیا کی کم مائیگی کا اندازہ

اس حدیث سے سہل بن سعدؓ ترمذی ابن ماجہ میں روایت کرتے ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس دنیا کی قدر و منزلت اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نصیب نہ ہوتا۔ جس کو ایمان و قرآن کی دولت مل جائے اس کے سامنے دنیا کے سونے چاندی کی حیثیت ہی کیا ہے۔

تعارف سورۃ الدخان

تین رکوع ستاون یا انسٹھ آیات ہیں۔

دخان کا مطلب ہے دھواں اس سورۃ کی آیت نمبر ۱۰ میں اس دھوئیں کا ذکر ہوا کہ اس دن کا انتظار کریں یہ کافر منافق و مشرک جو آپ کے دین کو قبول نہیں کرتے اور طرح طرح کی اذیتیں دیتے ہیں۔ ان کے لئے انتظار ہے اُس دن کا جب آسمان پر دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں پر چھا جائے گا اور یہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

تعارف سورۃ الجاثیۃ

سورۃ کا نام جاثیہ ہے جو سورۃ کی آیت نمبر ۲۸ میں مذکور ہے اس میں ۴ رکوع اور ۳۷ آیات ہیں۔

جاثیہ کے معنی ہیں گھٹنوں کے بل گرا ہوا۔ قیامت کے احوال کا ذکر کیا کہ قیامت کا دن اتنا سخت اور ہولناک ہوگا کہ لوگوں سے سیدھا کھڑا ہونا مشکل ہو جائے گا کیونکہ حساب کا خوف اور باز پرس کی ہیبت بہت سے لوگ وہشت زدہ ہو جائیں گے، بڑے بڑے سرکش اور مغرور لوگ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے۔ ہر گروہ کو اس کے صحیفۂ عمل کی طرف بلایا جائے گا اور اس کے مطابق ان سے باز پرس ہوگی۔

قیامت کا ذکر اور قیامت کے دن مجرموں اور گناہگاروں کی سزا کا ذکر اس

سورۃ میں کیا گیا ہے۔

تعارف سورۃ الاحقاف

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ۴ رکوع اور ۳۵ آیات ہیں

احقاف کا لفظ آیت نمبر ۲۱ میں بیان ہوا جس کا مطلب ہے وہ ریگستان جو عمان سے حضر موت کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ اس کا کل رقبہ تین لاکھ مربع میل بتایا جاتا ہے۔ یہی وہ علاقہ ہے جہاں کسی زمانے میں اپنے عہد کی ایک طاقتور قوم آباد تھی جس کی دولت ثروت کے ڈنکے دور دور تک سنائی دیتے تھے۔ جب انہوں نے اپنے نبی کی دعوت کو ٹھکرایا تو عذاب الٰہی نے ان کا نام ونشان تک باقی رہنے نہ دیا اس علاقہ کی بربادی کو دیکھ کر آج اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا کہ یہ علاقہ قوم عاد کا مسکن تھا یہاں کبھی گنجان شہر اور بارونق بستیاں آباد تھیں، یہاں کبھی پھول کھلتے اور بلبلیں چہچہایا کرتیں، کبھی میٹھے پانی کے چشمے ابلتے نہریں بہتی تھیں، یہ سب کچھ بیان کرنے کے بعد ارشاد ہوا:

''اے مکہ کے سرکشو! غور کرو کیا تم ایسے عبرتناک انجام کے لئے تیار ہو۔''

احقاف کے مقام پر ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا ایک اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا لیکن وہ بدبخت غصے سے لال پیلے ہو گئے اور بے دردی سے اپنے نبی کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔

تعارف سورۃ محمد ﷺ

اس سورۃ مبارکہ کے دو نام مشہور ہیں۔ سورۃ محمد (ﷺ) اور سورۃ القتال۔ اس میں ۴ رکوع ۳۸ آیات ہیں۔

اس سورۃ میں اسلام اور کفر کے مابین جنگ کا تذکرہ اور اس کے احکام بیان

کئے گئے اس سورۃ کی دوسری آیت میں نبی علیہ السلام کا ذاتی نام مبارک آیا اسی لئے سورۃ کا نام بھی اسی نام سے رکھا گیا۔ ارشاد ہوتا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایمان لائے جو اتارا گیا رسول معظم محمد مصطفی ﷺ پر حق ہے ان کے رب کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے دور کر دیں ان سے ان کی برائیاں اور سنوار دیا ان کے حالات کو۔

زمانہ نزول:

جب مکہ کی سرزمین کفار کے ظلم وستم سے تنگ ہوئی تو ایمان والے اپنا ایمان بچانے کے لئے دولت وثروت، گھر بار چھوڑ کر مدینہ طیبہ آ گئے انہیں دولت وثروت چھوڑنے کا دکھ نہیں تھا کیونکہ دامن مصطفیٰ ان کے ہاتھوں میں تھا ایمان والے سمجھتے تھے کہ یہاں مدینہ میں آ کر دعوت دین کا کام احسن طریقے سے کر سکیں گے، لیکن یہاں بھی کافروں نے چین نہ لینے دیا بڑے بڑے ظلم کے بازار گرم کئے تکلیفیں دیں لیکن نبی علیہ السلام کے جانثاروں نے تیرہ سال صبر کیا آخر سورۃ الحج کی آیت نمبر ۳۹ میں کفار سے جنگ کرنے کی اجازت دی گئی اس میں بھی کفار سے جنگ کرنے کا ذکر ہے اس لئے اس کا دوسرا نام قتال رکھا گیا اسلام کے جانباز اور غیور سپاہیوں کو آیت ۳۵ میں جنگ میں ثابت قدمی کا حکم دیا گیا آخر میں مال جہاد کی ترغیب بھی دلائی کہ اگر اسلام کو تمہارے مال کی ضرورت پڑے تو بڑی دریا دلی سے پیش کرنا اگر تم نے مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا تو اس سے اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، البتہ تمہارا ستیاناس ہو جائے گا تمہاری جگہ عزت کسی اور کو بخش دی جائے گی پھر تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے۔ اللہ کے دین کا علم تو لہراتا رہے گا اگر کوئی قوم اس کو بوجھ سمجھے گی تو دوسری قوم خوشی سے یہ خدمت بجالانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دے گی۔

تعارف سورۃ الفتح

یہ سورۃ مبارکہ الفتح کے نام سے موسوم ہے جو پہلی آیت میں موجود ہے۔ اس کے ۱۴ رکوع اور ۲۹ آیات ہیں یہ سورۃ اس وقت نازل ہوئی جب ہادئ دو عالم ﷺ حدیبیہ کے مقام پر مشرکین مکہ سے صلح کا معاہدہ کرنے کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لے جا رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے یقیناً ہم نے آپ کو شاندار فتح عطا فرمائی کیونکہ صلح حدیبیہ ایک شاندار فتح تھی اس کی دلیل یہ ہے کہ اس موقع پر صرف چودہ سو صحابہ حضور ﷺ کے ہمراہ تھے صلح کے بعد لوگوں نے آنا جانا شروع کر دیا۔ اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں جاننے اور سننے کے مواقع میسر آئے جس نے اسلام لانے کا ارادہ کیا وہ باآسانی اسلام لے آیا صرف دو سال کے عرصہ کے بعد حضور ﷺ مکہ فتح کرنے کے لئے جب تشریف لائے تو دس ہزار جانباز حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔

تعارف سورۃ الحجرات

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس کی اٹھارہ آیات اور دو رکوع ہیں۔ حجرات کا معنی ہے حجرے۔ ہوا یوں کہ بنی تمیم کا ایک وفد مدینہ طیبہ میں شرف باریابی کے لئے حاضر ہوا پیارے آقا ﷺ اس وقت گھر جا چکے تھے وفد نے حضور ﷺ کی آمد کا انتظار نہ کیا اور حجرے کے باہر کھڑے ہو کر آوازیں دینے لگے باہر آیئے باہر آیئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ جس میں ان کو تنبیہ کی گئی کہ خبردار میرے نبی کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو بلند نہ کرنا ورنہ عمر بھر کے اعمال صالحہ نیست و نابود ہو جائیں گے۔ میرا پیارا محبوب آرام فرما ہو تو باہر کھڑے ہو کر آوازیں مت دو، بلکہ خاموشی سے انتظار کرو۔ جس وقت حضور تشریف لائیں اس وقت اپنی مصروفیات پیش کرو مختلف طریقوں سے بارگاہِ مصطفیٰ علیہ السلام کا ادب واحترام کا نقش لوح دل پر ثبت فرما

کر بتادیا کہ بھولے سے بھی کوئی مومن یہ گستاخی نہ کر بیٹھے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ (سورۃ الحجرات:۲)

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں حضور نبی اکرم ﷺ کی آواز سے اونچی نہ ہونے دیا کرو اور حضور ﷺ یوں اونچے اونچے بات نہ کیا کرو وہ جیسے آپس میں ایک دوسرے سے گفتگو کیا کرتے ہو اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارے تمام کے تمام اعمال بیکار کر دیئے جائیں گے۔ اور تمہیں اس کا شعور بھی نہیں ہوگا۔"

حضور ﷺ کے صحابہ میں صراحۃً اس کا اعلان کر دیا کہ ہم نے ایمان کو ان کا محبوب بنا دیا ہے اور ان کی آنکھوں میں یوں آراستہ کر دیا ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر غیر کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے اے لوگو ان کے ایمان میں شک کرنا اور ان کے دامن عمل پر کیچڑ اچھالنا بدبختی اور محرومی کی انتہا ہے۔

- انسانی معاشرے میں تعلقات کشیدہ ہو جائیں اہل ایمان کے دو گروہ اپس میں دست و گریبان ہو جائیں تو دوسرے مسلمان خاموش تماشائی نہ بنے رہیں بلکہ آگے بڑھیں اور ان کے درمیان صلح کروا دیں اللہ تعالیٰ کو صلح کروانا بہت پسند ہے۔
- اللہ تعالیٰ اسلامی معاشرے کو صحت مند بنا کر ترقی کی راہوں پر گامزن دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے ان تمام باتوں سے روک دیا جو دل میں نفرت، حقارت، حسد اور عداوت کی تخم ریزی کرتی ہیں۔ ایک دوسرے کا مذاق اڑانا، ایک دوسرے کی عیب جوئی اور نکتہ چینی کرنا چغلی کھانا ایک دوسرے کو برے

القابات سے یاد کرنا وغیرہ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن سے دل ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگتے ہیں اس لئے اس سورۃ میں مسلمانوں کو ان چیزوں سے دور رہنے کا حکم دیا۔

آیت نمبر ۱۳ میں ان تمام باطل امتیازات کا قلع قمع کر دیا جو انسانی معاشرے کو رنگ نسل، زبان و دولت کی بنیادوں پر متحارب گروہوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ انہیں بتادیا کہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ تمہاری قدر و منزلت کا معیار دولت، حکومت نہیں بلکہ تمہارا تقویٰ ہے۔ جو جتنا پرہیزگار ہے اللہ کی جناب میں اتنا ہی بلند مرتبہ ہے۔

آخر میں بتادیا کہ اہل ایمان اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال و جان سے جہاد کرتے ہیں تو اسلام پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا کہ اس نے انہیں دین حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

تعارف سورۃ ق

تین رکوع ۴۳ آیات ہیں مکی ہے اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قاف قسم ہے، قرآن مجید کی کہ میرا رسول سچا ہے یہ کافر حیران ہیں کہ ان کے پاس ایسا رسول آیا، جو انہیں میں سے ہے کوئی فرشتہ یا جن رسول کیوں نہیں بنا تو بتایا گیا ہے کہ فرشتہ و جن کو دیکھنے کی تاب تمہارے اندر نہ تھی اسی لئے اللہ نے ایک انسان کو اپنا رسول بنایا۔

تعارف سورۃ الذاریات

تین رکوع ۶۰ آیات ہیں مکہ مکرم میں نازل ہوئی الذاریات کا مطلب ہے ان ہواؤں کی قسم جو اکھیڑنے والی ہیں۔ ایک دن قیامت ضرور آکر رہے گی تم جتنا مرضی انکار کر لو اور جتنے چاہو مضبوط قلعوں میں چھپ جاؤ لیکن موت تمہیں وہاں سے بھی نکال لائے گی اور قیامت کے دن تمہارا حساب کتاب بھی ہوگا۔

تعارف سورۃ طور

مکی ہے دو رکوع اور ۴۹ آیات ہیں طور وہ پہاڑ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا اس پہاڑ کی قسم کھا کر اللہ فرما رہا ہے کہ عذاب واقع ہو کر رہے گا ان کافر و منافقوں پر اور اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں وہ دن ایسا ہوگا جب آسمان تھر تھرا رہا ہوگا زمین کوئلے کی طرح دہک رہی ہوگی پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے اور جو محض فضول باتوں میں لگے رہے دنیا میں کوئی عبادت و ریاضت نہ کی قیامت کے دن انہیں دھکے دے کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور کہا جائے گا جو آگ تم جھٹلاتے تھے یہ وہی آگ ہے اسے خوب تاپو۔

تعارف سورۃ النجم

مکی ہے تین رکوع ۶۲ آیات ہیں النجم سے مراد حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کا قول ہے نبی ﷺ کی ذات ہے اللہ فرماتا ہے مجھے اس چمکتے دمکتے ستارے کی قسم جو معراج سے واپس زمین پر آیا میرا نبی بہکا ہوا نہیں ہے وہ تو بہکوں کو سیدھی راہ پر چلانے کے لئے آیا ہے میرا نبی توحید کی دعوت دیتا ہے تو تم کہتے ہو بہک گیا ہے اس کا عقیدہ خراب ہو گیا ہے۔ خبردار ایسی بات بھی زبان پر مت لانا ان کی ہدایت میں ذرہ برابر شک نہیں۔
تفصیل درکار ہو تو مطالعہ کیجئے قبلہ بابا حضور کی کتاب "بے ادبی" کا وبال۔

تعارف سورۃ القمر

یہ مکی ہے تین رکوع اور ۵۵ آیات ہیں۔

قیامت قریب آ گئی اور چاند شق ہو گیا یا تو اس کا یہ مطلب مفسرین نے بیان کیا کہ اب بالکل قیامت قریب ہے جیسے سورج غروب ہونے کا وقت آتا ہے تو رات

قریب آ جاتی ہے۔ اسی طرح زندگی کا سورج غروب ہونے والا ہے اور رات زندگی کی آنے والی ہے۔ اس میں نبی ﷺ کا معجزہ بھی بیان کیا گیا کہ آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا۔

تعارف سورۃ رحمٰن

مدنی ہے تین رکوع چھتر آیات ہیں۔

اس سورۃ کا نام عروس القرآن بھی ہے۔ اس مبارک سورۃ میں اسمائے الحسنٰی میں سے ایک خوبصورت نام الرحمٰن استعمال کیا گیا رحمٰن نے اپنے حبیب کو قرآن سکھایا انسان کو کامل پیدا کیا نیز اسے قرآن کا بیان سکھایا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بے شمار عنایات کا ذکر کر کے پوچھا بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

تعارف سورۃ الواقعہ

مکی ہے تین رکوع ۹۶ آیات ہیں۔

اس سورۃ میں قیامت کے واقعہ ہونے کا ذکر کیا گیا کہ جب قیامت آئے گی تو کوئی اُس کو جھٹلا نہیں سکے گا۔

تعارف سورۃ الحدید

مدنی ہے ۴ رکوع اور ۲۹ آیات ہیں۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت کا بیان ہوا کہ وہ رب کتنی عظمت و شان والا ہے۔ جس نے تمہارے لئے ہر چیز کو پیدا کیا، کپڑوں اور غذاؤں پھلوں کے ساتھ ساتھ لوہے کو بھی پیدا کیا جس میں بڑی قوت اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی ہیں۔

تعارف سورۃ المجادلۃ

پارہ ۲۸ تین رکوع اور ۲۲ آیات، مدنی ہے۔

پہلے اپنی ماں کی طرح اگر بیوی کو بنا دیا جاتا کہ تیری پشت مجھ پر میری ماں کی طرح ہے تو اس قول سے نکاح ٹوٹ جاتا۔ حضرت اوس بن ثابت نے اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ سے ناراض ہو کر یہ کلمہ کہہ دیا آپ کی بیوی دربار رسالت میں آکر شکایت وشکوہ کرتی ہے جاؤں تو کہاں جاؤں میں اپنے خاوند سے جدا ہو کر بچوں کا کیا کروں گی مر جائیں گے۔ کیونکہ میرے پاس کچھ نہیں ہے بار بار آسمان کی طرف دیکھ کر اپنی بے بسی کی شکایت کرتی اللہ کو ترس آگیا فرمایا مبارک ہو تمہارا نکاح نہیں ٹوٹا ان کے خاوند کو بلا کر فدیہ ادا کرنے کا کہا اور دوبارہ سے گھر آباد ہو گیا۔

تعارف سورۃ الحشر

مدنی ہے تین رکوع ۲۴ آیات ہیں۔

اس سورۃ کی ابتدا ان کلمات سے ہوئی کہ ہر چیز اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہے۔ جو ذات اہل کتاب کے کافروں کو باہر نکال لائی ان کی پہلی جلاوطنی کے بعد آپ نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ وہ اپنے گھروں سے نکلیں گے اللہ نے انہیں نکال دیا اور ان کے دلوں میں تمہارا رعب بھی ڈال دیا تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔

تعارف سورۃ الممتحنۃ

صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصہ میں نازل ہوئی دو رکوع اور تیرہ آیات ہیں ممتحنہ کا مطلب ہے امتحان لینا جانچ پڑتال کرنا صلح حدیبیہ میں یہ طے تو پایا تھا کہ اگر کوئی مسلمان مرد مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے گا تو اسے واپس کر دیا

جائے گا لیکن عورتوں کے بارے میں کوئی حکم نہیں تھا اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت ہجرت کر کے تمہارے پاس آجائے تو اس کے ایمان کا جائزہ لو جانچ پڑتال کرو اگر تو وہ سچے دل سے ایمان لائی ہے تو مت واپس کرو کیونکہ کوئی مومن عورت کسی مشرک کے نکاح میں نہیں جا سکتی اور نہ ہی کوئی مشرک کافر عورت مومن کے نکاح میں آسکتی ہے۔ جن کو مسلمان مکے میں چھوڑ آئے تھے کافر بیویوں کو تو وہ آزاد ہیں جس سے چاہیں شادی رچائیں کیونکہ وہ مسلمانوں کے نکاح سے نکل گئیں ہیں۔

تعارف سورۃ الصّف

مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس کے دو رکوع اور چودہ آیات ہیں۔

صفیں باندھ کر جہاد کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ایسے مجاہدوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صفیں باندھ کر جہاد کرتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو۔

تعارف سورۃ الجمعۃ

آیت نمبر ۹ میں جمعہ کا لفظ ہے اس میں دو رکوع اور گیارہ آیات ہیں مدنی ہے۔

اس سورۃ میں مسلمانوں کو جمع ہو کر جمعہ ادا کرنے کی تاکید کے ساتھ جمعہ کے آداب سکھائے جا رہے ہیں کہ جب اللہ کا حبیب خطبہ ارشاد فرما رہا ہو تو کسی دنیاوی مقصد کے لئے وہاں سے اٹھ نہ جایا کرو اور نہ ہی جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت کرو ہاں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد کسب معاش کے لئے اللہ کی زمین میں پھیل جاؤ اس میں کوئی ممانعت نہیں اور کثرت سے اپنے اللہ کا ذکر کرتے رہو۔

تعارف سورۃ المنافقون

اس سورۃ کے دو رکوع اور گیارہ آیات ہیں اس میں منافقوں کی حالت بیان کی گئی کہ اے حبیب پیارے یہ منافق آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اللہ جانتا ہے آپ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق قطعی جھوٹے ہیں وہ آپ سے دلی محبت نہیں کرتے ایسے منافقوں کو دردناک عذاب دیا جائے گا جو آپ سے دھوکہ کرتے ہیں اور انہیں جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں پھینک دیا جائے گا۔

تعارف سورۃ التغابن

مدنی ہے دو رکوع اور ۱۸ آیات آیت نمبر ۹ میں التغابن کا لفظ ہے۔

جس کا مطلب ہے گھاٹے کے ظہور کا دن بتایا گیا قیامت کا دن کافروں کے لئے بہت گھاٹے کا دن ہوگا جس دن انہیں ان کے بداعمال کی وجہ سے جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔

تعارف سورۃ الطلاق

اس سورۃ میں طلاق کا بیان ہے اس لئے اسی نام پہ سورۃ کا نام بھی رکھا گیا مدنی ہے دو رکوع ۱۲ آیات ہیں۔

عرب میں جاہلانہ رواج تھا کہ خاوند جتنی بار مرضی طلاق دے دے اس کو کوئی روکنے والا نہ تھا کہ وہ جب چاہے دوبارہ بیوی سے ملاپ شروع کرے جس سے عورتیں سخت اذیت میں تھیں اس سورۃ میں طلاق کی مدت بیان کر دی کہ طلاق یافتہ عورت کی عدت تین ماہ ہے اور اگر خاوند نے ملاپ نہیں کیا تب کوئی مدت نہیں ہے۔ اسی

طرح حاملہ عورت کی عدت بچہ جننے کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی۔ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کی عدت ۴ ماہ دس دن ہے لیکن جس کا خاوند بیوی سے مباشرت سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو اس کی بھی عدت کوئی نہیں۔

آخر میں بتا دیا کہ جو لوگ تین طلاقیں دینے کے بعد حیلے بہانے کر کے حرام کی زندگی بسر کرتے ہیں اللہ کے احکامات کی نافرمانی کرتے ہیں اُن کا انجام بڑا دردناک ہوتا ہے اور جو لوگ اللہ کے رسول کی لائی ہوئی کتاب پر عمل کرتے ہیں طلاق کے قوانین سمجھتے ہیں انہیں ہر قسم کے اندھیروں سے نکال کر ایسی جگہ پہنچا دیا جاتا ہے جہاں حق کا آفتاب نور افشانی کر رہا ہوتا ہے۔

سورۃ التحریم تعارف

پارہ نمبر ۲۸ مدنی ہے ۲ رکوع اور بارہ آیات ہیں۔

تحریم کا لفظ پہلی آیت میں موجود ہے جس کا مطلب ہے حرام کرنا، آقا علیہ السلام کی عادت مبارکہ تھی کہ عصر کے بعد ازدواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے جاتے حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ کو شہد پلاتیں تو وہاں سرکار علیہ السلام کا وقت زیادہ لگتا محبت کی وجہ سے دوسری ازدواج سے یہ صورت حال ناقابل برداشت ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حصرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جب سرکار تشریف لائے تو عرض کیا آپ سے مغافیر کی بو آتی ہے سرکار علیہ السلام مغافیر کو ناپسند کرتے تھے، آپ نے قسم اٹھائی کہ آج کے بعد شہد نہیں پیوں گا اس موقعہ پر اللہ نے فرمایا پیارے ایسی حلال چیز کے لئے قسم نہ کھائیں وگرنہ امت کے لئے بڑی مشکلات کھڑی ہو جائیں گی۔

تعارف سورۃ الملک

مکی ہے ۳۰۔ آیات اور دو رکوع ہیں۔ ملک کا مطلب ہے بادشاہی ارشاد

ہوتا ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جس کے قبضے میں سب جہانوں کی بادشاہی ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تحفے کے طور پر یہ سورۃ دی فرمایا سورۃ ملک پڑھا کر اپنی بیوی، بچوں، پڑوسیوں اپنی ساری اولاد کو سکھاؤ کیونکہ یہ نجات دینے والی ہے۔ یہ سورۃ قیامت کے دن اپنے رب کے حضور پڑھنے والے کے لئے جھگڑا کرے گی اور اسے عذاب سے بچائے گی۔ آقا علیہ السلام صفر و حضر میں سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک پڑھا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میں اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ میری اُمت کے ہر مرد وزن کو یہ سورۃ یاد ہو آج سے ہی یاد کرلیں۔

تعارف سورۃ القلم

مکی ہے ۲ رکوع اور ۹۲ آیات ہیں۔

اس سورۃ میں قلم کی قسم اُٹھا کر اللہ فرماتا ہے اُس قلم کی قسم اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔ آپ کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا یقیناً آپ اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔

تعارف سورۃ الحاقۃ

اس سورۃ کی ۹۱ آیات اور دو رکوع ہیں اس کا مطلب ہے ہو کر رہنے والی قیامت کا ذکر کیا گیا کہ قیامت کا آنا برحق ہے قیامت ضرور آئے گی۔ اس کا انکار کرنے والے بہت پچھتائیں گے اور اس پر ایمان رکھنے والے کامیاب و کامران ہو جائیں گے۔

تعارف سورۃ المعارج

مکی ہے اور دو (۲) رکوع اور ۴۴ آیات ہیں اس کا مطلب ہے بلندیوں کا

مالک ہونا اللہ کریم اپنی زات کا ذکر فرما رہا ہے اللہ کی طرف سے عذاب کافروں پر جو اترنے والا ہے۔ وہ برحق ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے جو عروج کے زینوں کا مالک ہے عروج کرتے ہیں جبرائیل اور فرشتے اللہ کی بارگاہ میں۔

تعارف سورۃ نوح

مکی ہے ۲ رکوع اور ۲۸ آیات ہیں۔ اس سورۃ میں نوح علیہ السلام کی دین کی کوششوں کا ذکر کیا گیا کہ کس طرح انہوں نے اپنی زندگی کا ایک لمبا عرصہ ساڑھے نو سو سال اپنی اُمت کو دین کی تبلیغ کرتے ہوئے گزار لیکن ہمت نہیں ہاری اے دین کے داعی تو بھی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں سے گھبرا نہیں بلکہ ہمت سے دین کی تبلیغ کرتا جا، عزت کا تاج عطا ہوگا۔

تعارف سورۃ الجن

مکی ہے اس میں ۲ رکوع اور ۲۸ آیات ہیں۔ اس سورۃ میں جنات کے احوال بیان کئے گئے کہ وہ کس طرح چھپ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سریلی آواز میں قرآن سنتے اور دل سے ایمان لاکر اپنی قوم کو بھی دعوت دین دیتے تھے۔

تعارف سورۃ المزمل

دو رکوع ۲۰ آیات ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ السلام کے ناز اٹھاتے ہوئے فرماتا ہے اے چادر اوڑھنے والے رات کو تھوڑا قیام کیا کرو تا کہ پاؤں میں زخم نہ ہو جائیں۔ کیونکہ آپ نے صبح دین کے دوسرے بھی بہت سے کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ کیا شان ہے محبوب کبریا کی اللہ اللہ۔

تعارف سورۃ المدثر

مکی ہے ۲ رکوع اور ۵۶ آیات ہیں ارشاد ہوتا ہے اے چادر لپیٹنے والے اٹھئے اور لوگوں کو ڈرایئے کہ قیامت قائم ہونے والی ہے، اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے اور اپنا لباس پاک رکھئے۔

تعارف سورۃ القیامۃ

مکی ہے ۴۰ آیات اور دو رکوع ہیں۔ اس میں قیامت کا ذکر کیا گیا انسان کو قیامت کے دن زندہ ہو کر حساب کتاب کے لئے ضرور رب کے حضور آنا پڑے گا۔

تعارف سورۃ الدہر

مکی ہے اکیس آیات اور ۲ رکوع ہیں اس سورۃ میں انسان پر ایسا زمانہ گزرنے کا ذکر ہے جب اسے کوئی جانتا ہی نہ تھا لیکن اللہ کی قدرت نے اسے ایک انسان بنا کر سب کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اسے اشرف المخلوق بنایا، یہ ذات باری تعالیٰ کا کرم نہیں تو اور کیا ہے۔

تعارف سورۃ المرسلات

اس سورۃ میں دو رکوع ۵۰ آیات ہیں مکی ہے ہواؤں کی قسم کھائی جا رہی ہے جو آگے پیچھے بادل لے کر آتی ہیں اور بارش برستی ہے کہ ان ہواؤں کی قسم جس قیامت کا وعدہ تم سے کیا گیا ہے وہ ضرور آئے گی اس کے لئے تیاریاں کر لو ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔

تعارف سورۃ الانبیاء

مکی ہے ۲ رکوع ۴۰ آیات ہیں۔

سورۃ کا نام الانبیاء جس کا معنی ہے بڑی خبر اہل مکہ قیامت پر یقین نہیں رکھتے تھے وہ کسی صورت ماننے کے لئے تیار نہ تھے کہ انسان کو گل جانے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اللہ فرماتا ہے کہ وہ اس بڑی خبر کے بارے میں جو چاہے باتیں بناتے رہیں ایک نہ ایک دن اسے ضرور قائم ہونا ہے۔

تعارف سورۃ النٰزعٰت

دو رکوع ۴۰ آیات ہیں اس سورۃ میں انزعٰت غوطہ لگا کر جان کھینچنے والے فرشتوں کی قسم کھا کر بتایا جا رہا ہے کہ قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے انکار کرنے والوں کی جانیں بے دردی سے فرشتے نکالیں گے۔

تعارف سورۃ العبس

مکی ہے ایک رکوع اور ۴۲ آیات ہیں، عبس کا مطلب ہے چیں بچیں ہونا، منہ پھیر لینا، ہوا یوں کہ آقا علیہ السلام رؤسائے قریش کو دعوت اسلام دے رہے تھے کہ صحابی مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا آئے اور دخل اندازی شروع کر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزرا تب یہ آیت اتری۔

تعارف سورۃ التکویر

مکی ہے ۲۹ آیات ہیں۔ مطلب ہے التکویر کا لپیٹ دیا جانا قیامت کا حال بیان ہو رہا ہے کہ اُس دن کو یاد کرو اور تیاری رکھو جب سورج لپیٹ دیا جائے گا ستارے بکھر جائیں گے اور پہاڑوں کو اکھیڑ دیا جائے گا۔

تعارف سورۃ الانفطار

مکی ہے ۱۹ آیات انفطار کا مطلب ہے پھٹ جانا اس سورۃ میں بھی قیامت کے احوال کا ذکر کیا گیا کہ وہ دن کتنا کڑوا دردناک ہوگا جب آسمان پھٹ جائے گا۔ جب سمندر بہنے لگیں گے اور قبریں زبروزیر کر دی جائیں گی اور کسی کے لئے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہ ہوگا۔

تعارف سورۃ المطففین

مکی ہے ۳۶ آیات ہیں مطلب اس لفظ کا ناپ تول میں کمی کرنے والے اس سورۃ میں لعنت بھیجی گئی اور بربادی کے الفاظ استعمال کئے گئے اُن بدنصیبوں کے لئے جو لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا ناپ کر لیتے ہیں اور جب لوگوں کو دیتے ہیں تو اس ناپ و تول میں کمی کرتے ہیں۔

تعارف سورۃ الانشقاق

مکی ہے ۲۵ آیات ہیں انشقاق کا معنی ہے پھٹ جانا اس میں دوبارہ سے قیامت کا حال بیان کیا گیا کہ وہ دن یاد رکھنا بھول نہ جانا کہ جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور کان لگا کر اپنے رب کا فرمان سنے گا اور زمین اپنے دفینے باہر پھینک دے گی لیکن کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔

تعارف سورۃ البروج

مکی ہے ۱۹ آیات ہیں بروج کا معنی ہے بڑے بڑے ستارے جو اپنی درخشانی کے باعث بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔ان ستاروں کی قسم کھا کے کہا جا رہا ہے قیامت کا انکار کرنے والو وہ دن دور نہیں جب یہ دردناک دن آئے گا اور تمہیں آتش

جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

تعارف سورہ الطارق

مکی ہے ۱۷ آیات ہیں طارق کا مطلب ہے رات کو آنے والا ستارہ اللہ اس ستارے کی قسم کھا کے فرماتا ہے کہ ہر شخص پر میں نے محافظ رکھا ہے پیدا کر کے انسان کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑ دیا۔

تعارف سورۃ الاعلیٰ

مکی ہے اس میں ۱۹ آیات ہیں، اعلیٰ کا مطلب ہے سب سے بلند و بالا اللہ فرماتا ہے پیارے اپنے رب کی ہر وقت پاکی بیان کیجئے جو سب سے بلند و بالا ہے اور جس نے اپنے محبوب کو بھی بلند و بالا بنایا۔

تعارف سورۃ الغاشیۃ

مکی ہے ۲۶ آیات ہیں غاشیہ کا معنی ہے چھا جانے والی آفت کی خبر، اس سورۃ میں فرمایا جا رہا ہے کہ تمہیں اس آفت قیامت کی خبر پہنچی ہے جس دن کتنے ہی چہرے سیاہ اور گرد و غبار سے اٹے ہوں گے لیکن کتنے ہی چہرے نورانی و روشن ہوں گے حضرت عباس ؓ اس میں فرماتے ہیں وہ چمکتے چہرے اہلسنت والجماعت نبی کے سچے غلاموں کے ہوں گے۔

تعارف سورۃ الفجر

مکی ہے ۳۰ آیات ہیں صبح کی قسم کھائی جا رہی ہے۔ اور جفت اور طاق راتوں کی قسم کھائی جا رہی ہے اور پوچھا جا رہا ہے کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے اپنے نبی کے گستاخوں کے ساتھ کیا کیا اگلے گستاخوں کے ساتھ بھی ویسا

ہی سلوک کیا جائے گا آپ حوصلہ رکھیں۔

تعارف سورۃ بلد

مکی ہے ۲۰ آیات ہیں بلد کا معنی شہر ہے۔ اللہ کریم اپنے شہر مکہ کی قسم کھا کر فرماتا ہے پیارے تیرے قدموں کی وجہ سے اس شہر مکہ کو عظمت ملی ہے جب تیرے قدموں سے شہر مکہ کی عظمت کو چار چاند لگ گئے تو آپ جس ماں کے پیٹ اور جس باپ کی پشت میں رہتے رہے اُن کی عظمت کا کیا کہنا اللہ آپ کے والدین کی عظمت کی قسم کھاتا ہے اور انسان کی مشقت کا ذکر فرماتا ہے۔

تعارف سورۃ الشمس

مکی ہے ۱۵ آیات ہیں اس سورۃ میں الشمس سورج کی قسم کھا کر فرمایا جا رہا ہے کہ جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا دنیاوی لغزشوں سے محبت سے بچا لیا وہ کامیاب و کامران ہو گیا اور جس نے نفس کی پیروی کی وہ تباہ برباد ہو گیا۔

تعارف سورۃ اللیل

مکی ہے ۲۱ آیات ہیں اللیل سے مراد رات ہے اللہ فرماتا ہے قسم ہے رات کی جب وہ ہر چیز پر چھا جائے تمہاری کوششیں مختلف نوعیت کی ہیں پس سن لو جس نے راہ خدا میں دل کھول کے مال خرچ کیا اور ڈرتا رہا تو ہم اس کے لئے تمام جنت جانے والی راہیں آسان کر دیں گے نزع کی سختیاں راحتوں میں بدل دی جائیں گی لیکن جس نے مال نہ دیا بخل کیا تو ہم اُس کی راہیں مشکل کر دیں گے۔ اس کی روزی تنگ کر دیں گے اور اس کا مال تب اس کے بالکل کام نہ آئے گا جب وہ خدا کی ناراضگی کے باعث ہلاکت کے گھڑے میں پھینک دیا جائے گا۔

تعارف سورۃ الضحیٰ

مکی ہے ۱۱ آیات ہیں اللہ کریم اپنے محبوب کے روز روشن سے زیادہ روشن چہرے کی قسم کھاتا ہے۔ پھر محبوب کی امبرین زلفوں کی قسم فرما کر بیان فرماتا ہے۔ پیارے تیرے رب نے نہ تجھے کبھی چھوڑا ہے نہ ہی ناراض ہوا ہے بلکہ آپ کی ہر آنے والی گھڑی کو بہتر سے بہتر بنا دیا ہے اور عنقریب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ آپ فرماتے ہیں جب تک میرا ایک ایک اُمتی بخشا نہ گیا میں راضی نہیں ہوں گا۔

تعارف سورۃ الانشراح

مکی ہے ۸ آیات ہیں انشراح کا معنی ہے کھول دینا کشادہ کر دینا اس سے مراد نبی ﷺ کا شرح صدر ہے اللہ فرماتا ہے پیارے کیا ہم نے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا کہ غیب و شہاوت کے دونوں جہاں اس میں سمو دیئے گئے اور جو علوم و معارف اللہ نے آپ کو عطا فرمائے امام بوصیری نے قصیدہ بردہ شریف میں یوں بیان فرمائے۔

فان من جودك الدنيا وَضَرَّتها یعنی دنیا و آخرت دونوں آپ کے جود و کرم کے مظہر ہیں اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہے۔

تعارف سورۃ التین

مکی ہے ۸ آیات تین، انجیر کی قسم کھائی جا رہی ہے۔ زیتون کی اور طور سیناء کی کہ ہم نے انسان کو سب سے خوبصورت پیدا کیا سب مخلوق سے اعلیٰ و افضل بنایا ہے چاہئے کہ اپنے رب کا ہر وقت شکر ادا کرے اور نیک اعمال سے دامن بھرے اور دوسروں کو بھی اچھائی کی تلقین کرتا رہے۔

تعارف سورۃ العلق

مکی ہے ۵ آیات ہیں اقراء مطلب پڑھیئے غارِ حرا میں پہلی وحی اسی سورۃ کی ۵ آیات کی صورت میں اُتری جس میں نبی ﷺ کو پڑھنے کی دعوت دی گئی اس سے علم کا اندازہ لگایئے کہ اللہ کریم کو علم سیکھنا کتنا پسند ہے کہ قران کی پہلی سورۃ ہی تعلیم کے بارے میں اتاری علم سیکھیئے اس جیسی کوئی دولت نہیں ہے۔

تعارف سورۃ القدر

مکی ہے ۵ آیات ہیں قدر کا معنی فضیلت والی رات اللہ فرماتا ہے ہم نے اپنا پاک کلام فضیلت و برکت والی ایسی رات اتارا جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فجر کے طلوع ہونے تک روح الامین فرشتوں کے ساتھ اترتے ہیں اور عمل خیر کرنے والوں کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

تعارف سورۃ البینہ

مدنی ہے ۸ آیات ہیں بینہ کا مطلب ہے روشن دلیل اللہ فرماتا ہے ہم نے اپنے محبوب ﷺ کو ایک روشن دلیل بنا کر بھیجا تا کہ لوگ ان کے روشن معجزات دیکھ کر ایمان لے آئیں۔ جن میں چاند کا دو ٹکڑے ہونا، سورج کا غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہونا۔ انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہونا، کھاری کنوئیں کا لعاب دہن کی برکت سے میٹھے پانی میں تبدیل ہونا وغیرہ وغیرہ۔

تعارف سورۃ الزلزال

مدنی ہے ۸ آیات ہین اس کا مطلب ہے زلزلہ کا سننا اس سورۃ میں پھر قیامت کے احوال بیان کئے جا رہے ہیں کہ دنیا میں مگن ہونے والو آنکھیں کھولو اُس

دن کو یاد کرو جب زمین تھر تھر کانپے گی اور اپنا سب کچھ باہر نکال دے گی پس جس نے ذرہ برابر نیکی یا برائی کی ہوگی وہ سزا و جزا ضرور پائے گا۔

تعارف سورۃ العادیات

مکی ہے ۱۱ آیات ہیں۔

تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم کھائی جا رہی ہے جو مجاہدوں کے گھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ مجاہدوں کے گھوڑوں کے سانس سے اڑنے والی گرد کی قسم کھاتا ہے تو مجاہدوں کی شان پھر نبیوں ولیوں کی شان کا انکار کیوں یہ ہستیاں اللہ کو بہت پیاری ہیں۔ اولیاء کرام کی شان اللہ کے ہاں کس قدر ہے مطالعہ کیجئے کتاب ولایت از قلم قبلہ حضرت صاحب)

تعارف سورۃ القارعات

مکی ہے ۱۱ آیات ہیں قارعات دل ہلا دینے والی کڑک قیامت کے دن ایسی آواز آئے گی جو دل ہلا دے گی اس دن بھاری پلڑے والے عیش وعشرت میں ہوں گے اور ہلکے پلڑے والے ہاویہ میں جائیں گے جو دہکتی ہوئی آگ ہے۔

تعارف سورۃ التکاثر

مکی ہے ۸ آیات ہیں التکاثر کا معنی مال کی کثرت، اللہ فرماتا ہے تمہیں آخرت سے تمہارے مال جمع کرنے کی ہوس نے غافل رکھا یہاں تک کہ مال سمیٹتے رہے اور قبروں میں پہنچ گئے یہاں آکر تم جانو گے کہ مال جمع کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

تعارف سورۃ العصر

مکی ہے تین آیات ہیں۔ زمانے کی قسم کھائی جا رہی ہے کہ ہر انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان کے جو نیک کام کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی نصیحت کرتے ہیں۔

تعارف سورۃ الحمزہ

مکی ہے ۹ آیات ہیں۔ ہمزہ طعنے دینے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔ اس کے لئے جو مال جمع کرتا ہے اور گن گن کے رکھتا ہے راہِ خدا میں دینے سے ڈرتا ہے کیا وہ سمجھتا ہے اس کا مال اسے فنا ہونے سے بچا لے گا نہیں اس مال نے کسی کو نہیں بچایا تمہیں بھی نہیں بچائے گا۔

تعارف سورۃ الفیل

مکی ہے ۵ آیات ہیں۔ فیل معنی ہاتھی اس سورۃ میں ابرہہ نے جو مکہ پر لشکر کشی کی اور بدلے میں ابابیل کو کنکر دے کر بھیجا گیا اور ان کا بھرکس نکال دیا گیا یہ سارا واقعہ پیارے آقا کو یاد دلایا جا رہا ہے۔

تعارف سورۃ قریش

سورۃ مکی ہے ۴ آیات ہیں، اس سورۃ میں قریش پر جو عنایات ہوئیں اُنکا ذکر کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ انہیں عنایات کے بدلے ہر وقت اپنے رب کی عبادت میں مصروف ہونا چاہئے اور اس کا شکر بجالانا چاہئے۔

تعارف سورۃ الماعون

مکی ہے ۷ آیات ہیں ماعون کا مطلب ہے روزمرہ استعمال کی چیز دینے سے انکار کر دینا اس سورۃ میں ولید بن مغیرہ یا ہر اُس شخص کا ذکر کیا گیا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے

یتیم کو دھکے دے کر نکالتا ہے اور غریب کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا اور مانگنے پر بھی روزمرہ استعمال کی چیزیں دینے سے انکار کرتا ہے۔

تعارف سورۃ الکوثر

مکی ہے تین آیات ہیں کوثر کا معنی بے حساب عطا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام کو کوثر کی صورت میں جو کمالات و اوصاف عطا فرمائے ان کا ذکر بڑی شرح و بسط سے کیا اور فرمایا بدلے میں نماز اور قربانی کا اہتمام کریں یقیناً آپ کے دشمن بے نام و نشان ہوں گے۔ تفصیل کے لئے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مطالعہ کریں۔

تعارف سورۃ الکافرون

یہ سورۃ مکی ہے ٦ آیات ہیں اس سورۃ میں کافروں سے کی جانے والی گفتگو کا ذکر فرمایا گیا اور فرمایا محبوب کہہ دو نہ تم میرے رب کی عبادت کرتے ہو اور نہ ہی میں تمہاری بے جان مورتیوں اور مجسموں کی عبادت کر سکتا ہوں تم اپنی راہ لو میں اپنی راہ پر چلوں گا ایک دن آشکارا ہو جائے گا کہ کس کی راہ سیدھی ہے۔

تعارف سورۃ النصر

مدنی ہے تین آیات ہیں۔ اس سورۃ کو الوداعی بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں دین مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ فتح کی بھی خوشخبری سنائی جا رہی ہے جب مکہ میں پیارے آقا کے ساتھ سوا لاکھ کا مجمع حج کر رہا ہے تو یہ سورۃ اتری کہ آپ کو فتح مل گئی۔

تعارف سورۃ الہب

یہ سورۃ مکی ہے پانچ آیات، ابولہب جس کو تباہی کا باپ کہا جاتا ہے اس کا ذکر ہوا کہ بدبخت نے میرے آقا کی طرف ایک گستاخانہ انگلی سے اشارہ کیا تو ہم نے اس

کی وعید میں پوری سورۃ نازل کر کے قیامت تک اُس پر لعنت برسادی۔

تعارف سورۃ الاخلاص

یہ سورۃ مکی ہے ۴ آیات ہیں اس میں رب ذوالجلال نے اپنی وحدانیت کے دلائل پیش فرمائے ہیں کہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے کسی کا محتاج نہیں ہے صرف ایک خدا کی عبادت کرو۔

تعارف سورۃ الفلق

یہ سورۃ مدنی ہے ۵ آیات ہیں مطلب ہے صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے اور رات کی تاریکی کے شر سے اور ان کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں اور حسد کرنے والے کے شر سے چونکہ جادو کرتے وقت منتر پڑھ کر ڈوری کی گرہ میں پھونک مارتے ہیں جس سے زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ جادو ٹونے سے بچنے کے لئے دونوں سورتیں بڑی مجرب ہیں۔

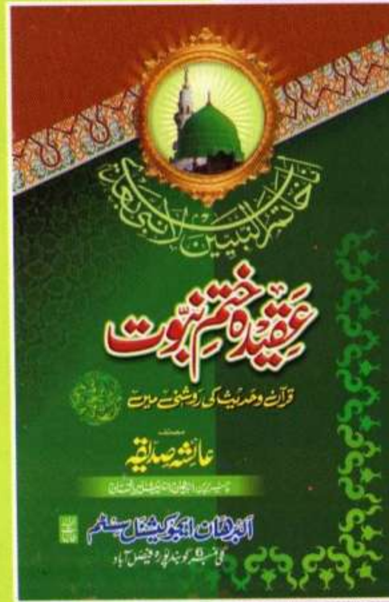
تعارف سورۃ الناس

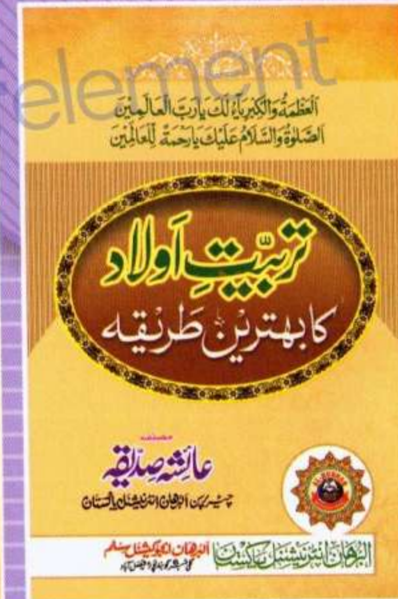
یہ سورۃ مدنی ہے ٦ آیات ہیں مطلب ہے میں انسانوں کے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں۔ جو سب کا مالک ہے اور بار بار وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو لوگوں کے دلوں میں وسوسات ڈالے وہ لوگوں میں سے ہو یا جنوں میں سے۔

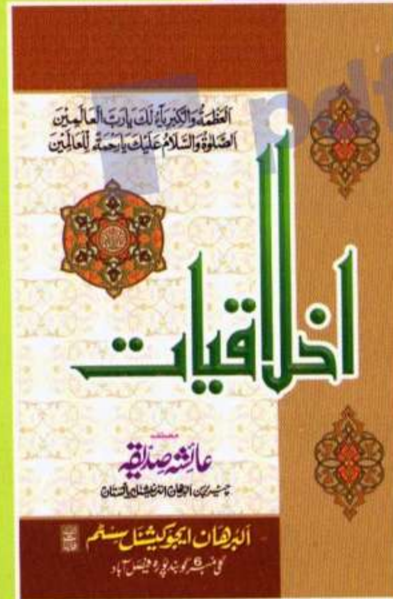
ان دونوں سورتوں کو معوذتین کہا گیا ہے اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا دم کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ جہاں پڑھ لی جاتی ہیں اللہ ہر قسم کے جادو ٹونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور تمام وسواسات سے محفوظ رکھتا ہے۔











البرہان انٹرنیشنل پاکستان

Cell 0092-300-8663533
Email mafzalsaeed@gmail.com
F.book afzalsaeed12@gmail.com